ناشر: سنی پبلیکیشنز دریا گنج نئی دہلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علم الصیغہ سے باب افتعال، مہموز، معتل اور
مضاعف کے قواعد کا اردو ترجمہ ہر کلمہ کی
بالتفصیل تعلیل اور مزید معلومات
کے ساتھ ایک جامع
رسالہ

علم صرف کے
آسان قواعد

از:
محمد گل ریز رضا مصباحی، بریلی شریف

❁❁❁ ناشر ❁❁❁
سنی پبلی کیشنز دریا گنج، نئی دہلی

جملہ حقوق بحق مصنف وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	علم صرف کے آسان قواعد
مصنف	:	محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری، بریلی شریف
تقریظ جلیل	:	حضرت علامہ و مولانا مفتی ناظر القادری مصباحی
صفحات	:	۵۲
کمپوزنگ	:	محمد گل ریز مصباحی
ناشر	:	سنی پبلی کیشنز دریا گنج نئی دہلی
تعداد	:	۱۱۰۰
سال اشاعت	:	۲۰۱۶ء
قیمت	:	۴۰
رابطہ نمبر	:	09971262914،8057889427

ملنے کے پتے:

- حق اکیڈمی مبارک پور، اعظم گڑھ
- المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ
- برکاتی بکڈپو، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی
- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، درگاہ اعلی حضرت
- قادری کتاب گھر، بریلی شریف یوپی
- عرشی کتاب گھر حیدرآباد
- ناز بک ڈپو ممبئی
- حارث بک ڈپو، مراد آباد

فہرست مضامین

شرف انتساب

جلالۃ العلم ابو الفیض
علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی
علیہ الرحمۃ والرضوان

بانی:
الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور (اعظم گڑھ)

و

جملہ اکابرین اہل سنت کے نام

تہدیہ

والدین کریمین کے نام

جنھوں نے مجھے تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کی
خاطر مدارس اسلامیہ کے حوالے کیا
قدم قدم پر میری رہنمائی کی
اور دعاؤں سے نوازتے رہے

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری
بریلی شریف (یوپی)

نوٹ:
اگراس کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی پائیں تو کتاب کو ہدف تنقید نہ بنائیں بلکہ خلوص نیت کے ساتھ ہمیں مطلع کریں، ان شاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

پیش لفظ

مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب کتاب ''علم الصیغہ'' درس نظامی کے تحت ہند و پاک کے بیشتر مدارس میں جماعت ثانیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ علامہ عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ کی یہ کتاب اتنی لاجواب جامع اور مختصر ہے کہ اس کے مقابل علم صرف کے متعلق بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئیں لیکن انھیں وہ مقام حاصل نہ ہوسکا جو اسے حاصل ہے۔ چوں کہ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس لیے طلبہ کو اسے سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے خاص کر قواعد کو یاد کرنے اور سمجھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں قواعد کو بیان کیا اور ان کے تحت مثالیں بھی پیش کی ہیں لیکن ان کی اصل اور بعد تعلیل یہ صیغہ کیسے بنا یہ ذکر نہیں ہے اس لیے طلبہ کو ان کی تعلیلات میں دشواری پیش آتی ہے۔ راقم الحروف بھی اس دور سے گزر چکا تھا جب اس کتاب کو پڑھانے کی ذمہ داری ناچیز کو سونپی گئی تو چاہا کہ علم الصیغہ سے باب افتعال، مہموز، معتل اور مضاعف کے قواعد کا اردو ترجمہ اور کتاب میں پیش کردہ مثالوں کی روشنی میں تفصیلی طور پر ایک رسالہ تیار کیا جائے جس سے طلبہ اور اساتذہ کو علم الصیغہ کے قواعد سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہو چنانچہ میں نے ترتیب دینا شروع کیا اور الحمد للہ یہ رسالہ پایہ تکمیل کو پہنچا اللہ تعالی اس رسالہ کو اساتذہ اور طلبہ کت درمیان مقبولیت عطا فرمائے۔ اس کتاب کی نظر ثانی اور تقریظ میں حصہ لینے والے میرے کرم فرما حضرات حضرت علامہ مولانا شاکر علی صاحب ممبئی، حضرت علامہ مفتی اشفاق صاحب قبلہ بھوج پور، حضرت علامہ مفتی اشفاق صاحب قبلہ سنبھل، حضرت علامہ مولانا مفتی ناظر القادری مصباحی صاحب اور اس کی طباعت کا بیڑا اٹھانے والے جناب زبیر احمد صاحب دہلوی کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

مجھے اس فن میں اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کا حد درجہ اعتراف ہے لہذا اگر کسی طرح کی لفظی یا معنوی کمی پائیں تو مطلع فرمائیں ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی۔

محمد گل ریز رضا مصباحی

مدناپوری، بریلی شریف یوپی

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ناظر القادری مصباحی صاحب قبلہ

جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم بھوج پور مرادآباد یوپی

علم الصیغہ فن صرف کی اک شہرۂ آفاق کتاب ہے جسے مدارس اسلامیہ کے مابین مقبولیت عامہ کا درجہ حاصل ہے۔ مصنف علام نے علم صرف کے اہم قواعد کو بڑی اختصار وجامعیت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے جن کے بغیر درس نظامی کے طالب علم کو چارۂ کار نہیں ہے۔ خصوصًا تخفیف، تعلیل اور ادغام کے قواعد بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ درس وتدریس سے شغف رکھنے والوں کو ان کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے، مگر عصر حاضر میں ہمارے طلبہ ان قواعد سے غفلت برتتے ہیں اور کماحقہ استفادہ نہیں کر پاتے ہیں بس رٹّا لگا کر وقتی طور پر امتحانوں میں نمبرات تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن قواعد کی گہرائی تک پہنچ کر ان کا مختلف مثالوں سے انطباق واجرا ان کے نزدیک ایک طول لاطائل کی حیثیت رکھتا ہے الاماشاء اللہ۔

اساتذۂ کرام کے ذمہ تکمیل مقدار کی گراں بار ذمہ داری رہتی ہے اس لیے وہ بھی اس طرف زیادہ توجہ نہیں دے پاتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد گل ریز مصباحی سعدی زید مجدہ کا کہ انہوں نے طلبا کی ان مشکلات کو محسوس کیا اور اردو زبان میں ایک عمدہ اور شان دار کتاب **"علم صرف کے آسان قواعد"** مرتب فرما کر طلبہ کی ان مشکلات کا حل فراہم کیا۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

(۱)- اس کتاب میں علم الصیغہ کی روشنی میں باب افتعال، مہموز، معتل اور مضاعف کے قواعد کی سہل اسلوب میں وضاحت کی گئی ہے۔

(۲)- علم الصیغہ میں ان قواعد کے تحت مذکور ساری مثالوں کا دل نشین انداز میں اجرا کیا گیا ہے۔

(۳)- قواعد کی وضاحت کے ضمن میں تنبیہ، فائدہ، سوال وجواب کے عناوین کی شکل میں فوائد نافعہ بھی کافی مقدار میں لکھے گئے ہیں۔

(۴)-بالالتزام ساری عربی مثالوں کا اردو معنی بھی لکھا گیا ہے۔

ان شاء اللہ یہ کتاب علم صرف کے شائقین کے لیے ایک گراں قدر تحفہ اور مؤلف محترم ادیب شہیر حضرت علامہ مفتی محمد گل ریز مصباحی صاحب دام ظلہ کی جہد متواصل اور سعی پیہم کا جیتا جاگتا نمونہ ثابت ہوگی۔

بحمدہ تعالی اس سے پہلے بھی مؤلف موصوف کی کئی کاوشیں منظر عام پر آچکی ہیں اور کئی نگارشات ہنوز منتظر طباعت ہیں اس طرح ان کی تالیفات وتصنیفات کا خوب صورت سلسلہ مفید سے مفید تر کی طرف رواں دواں ہے۔

اللہ عزوجل موصوف کی تصانیف کو قبول عام کا شرف بخشے، دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے، ان کے زور قلم میں اور اضافہ فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ أکرم الصلوات وأفضل التسلیم.

بندۂ عاصی

محمد ناظر القادری مصباحی

خادم جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم

قصبہ بھوج پور ضلع مرادآباد یوپی

۵/جمادی الاول ۱۴۳۷ھ

مطابق ۱۵ فروری ۲۰۱۶ء بروز دوشنبہ مبارکہ

باب افتعال کے قواعد کا بیان

قاعدہ(۱)- اگر باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ دال یا ذال یا زا ہو تو تاے افتعال کو دال سے بدل دیتے ہیں پھر یہاں تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ فاے افتعال دال ہو تو اسی تبدیل شدہ دال میں بطور وجوب مدغم ہو جاے گا جیسے: اِدَّعیٰ (اس ایک مرد نے چاہا) **اصل میں** اِدْتَعیٰ تھا فاے افتعال کی جگہ دال آنے کی وجہ سے تاے افتعال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا اِدَّعیٰ ہو گیا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ فاے افتعال ذال ہو تو کبھی اس ذال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: اِدَّکَرَ (اس ایک مرد نے یاد کیا) **اصل میں** اِذْتَکَرَ تھا فاے افتعال کی جگہ ذال آنے کی وجہ سے تاے افتعال کو دال سے بدل دیا اور افتعال کے فا کلمہ ذال کو بھی دال سے بدل دیا اب اِدْدَکَرَ ہوا، پھر پہلی دال کا دوسری دال میں ادغام کر دیا اِدَّکَرَ ہو گیا۔

اور کبھی اس ذال کو برقرار رکھتے ہیں اور دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: اِذَّکَرَ (یاد کیا) **اصل میں** اِذ دَکَرَ تھا دال افتعال کے تا کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے ذال سے بدل دیا اور افتعال کے فا کلمہ کی ذال کا دوسری ذال میں ادغام کر دیا اِذَّکَرَ ہو گیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: اِذْدَکَرَ۔

تیسری صورت یہ ہے کہ فاے افتعال زا ہو تو کبھی دال کو زا کر کے زا کا زا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: اِزَّجَرَ (اس ایک مرد نے ڈانٹا) **اصل میں** اِزْدَجَرَ تھا تو افتعال کے تا کلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی تو اسے زا سے بدل دیا اور زا کا زا میں ادغام کر دیا اِزَّجَرَ ہو گیا۔

اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: اِزْدَجَرَ

قاعدہ(۲)- اگر فاے افتعال کی جگہ صاد، ضاد، طا یا ظا ہو تو تاے افتعال کو طا سے بدل دیتے ہیں، پھر یہاں چند صورتیں ہیں۔

اگر فاے افتعال طا ہو تو تاے افتعال کو طا سے بدل کر فاے افتعال کی طا کا طا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: اِطَّلَبَ (اس ایک مرد نے بہ تکلف تلاش لیا) **اصل میں** اِطتَلَبَ

تھا توافتعال کی تا کو طا سے بدلا اِطْطَلَبَ ہوا پھر ایک طا کا دوسری طا میں ادغام کر دیا اِطَّلَبَ ہو گیا۔

اگر فاے افتعال ظا ہو تو کبھی اس کو طا کر کے طا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: اِطَّلَمَ (اس ایک مرد نے ظلم برداشت کیا) اصل میں اِظْطَلَمَ تھا توافتعال کے فا کلمہ کی جگہ ظا واقع ہوئی تو اسے طا سے بدل دیا اور طا کا طا میں ادغام کر دیا اِطَّلَمَ ہو گیا۔

اور کبھی اس کے بر عکس طا کو ظا کر کے ظا کا ظا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِظَّلَمَ (اس ایک مرد نے ظلم برداشت کیا) اصل میں اِظْطَلَمَ تھا توافتعال کے تا کلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی اسے ظا سے بدل دیا اِظْظَلَمَ ہوا پھر ظا کا ظا میں ادغام کر دیا اِظَّلَمَ ہو گیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: اِظْطَلَمَ۔

اگر فاے افتعال کی جگہ صاد یا ضاد ہو تو کبھی اُس طا کو صاد یا ضاد کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے: اِصَّبَرَ (اس ایک مرد نے صبر کیا) اصل میں اِصْطَبَرَ تھا افتعال کے تا کلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی تو اسے صاد سے بدل دیا اِصْصَبَرَ ہوا پھر پہلے صاد کا دوسرے صاد میں ادغام کر دیا اِصَّبَرَ ہو گیا۔

اِضَّرَبَ (اس ایک مرد نے حرکت کی) اصل میں اِضْطَرَبَ تھا توافتعال کے تا کلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی تو اسے ضاد سے بدل دیا اِضْضَرَبَ ہوا پھر پہلے ضاد کا دوسرے ضاد میں ادغام کر دیا اِضَّرَبَ ہو گیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ (اس ایک مرد نے صبر کیا، اس ایک مرد نے حرکت کی)۔

قاعدہ (۳)- فاے افتعال کی جگہ اگر "ثا" ہو تو تاے افتعال کو "ثا" کرنا جائز ہے پھر ثا کا ثا میں ادغام کر دیا جائے جیسے "اِثَّارَ" (اس ایک مرد نے قصاص لیا) اصل میں اِثْتَارَ تھا تو تاے افتعال کو ثا سے بدل دیا اِثْثَارَ ہوا پھر پہلی ثا کا دوسری ثا میں ادغام کر دیا اِثَّارَ ہو گیا۔

فائدہ: یہاں پر "ثا" کو "تا" سے بدل کر "اِتَّارَ" اور ترک ادغام کے ساتھ یعنی "اِثْتَارَ" پڑھنا بھی جائز ہے مگر پہلی صورت افصح ہے اس لیے مصنف نے ان دونوں صورتوں سے صرف نظر کر لیا ہے۔

قاعدہ (۴)- اگر عین افتعال کی جگہ تا، ثا، جیم، زا، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد طا، ظا ہو

جیساکہ اِخْتَصَمَ (اس ایک مرد نے جھگڑا کیا) یا اِھْتَدیٰ (راہ یاب ہوا) میں ہے (پہلی مثال میں افتعال کے عین کلمہ کی جگہ صاد ہے اور دوسری مثال میں عین کلمہ کی جگہ دال ہے) تو تاے افتعال کو عینِ افتعال کا ہم جنس کرکے مدغم کردیتے ہیں اور اس کی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں اور ہمزۂ وصل گر جاتا ہے جیسے: خَصَّمَ (جھگڑا کیا) اور ھَدّٰی (راہ یاب ہوا)، خَصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا افتعال کے عین کلمہ کی جگہ صاد واقع ہوا تو تاے افتعال کو عین افتعال یعنی صاد سے بدل دیا اِخْصَصَمَ ہوا پھر پہلے صاد کی حرکت نقل کرکے خا کو دیدی اور پہلے صاد کا دوسرے صاد میں ادغام کردیا پھر ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گرگیا خَصَّمَ ہوگیا۔

فائدہ: علم الصیغہ کے متن میں صاد اور دال کی مثالیں مذکور ہیں جیسے اِخْتَصَمَ، اِھْتَدیٰ . باقی کی مثالیں یہ ہیں: اگر افتعال کے عین کلمہ کی جگہ تا ہو جیسے: اِقْتَتَلَ (لڑائی کی)، ثا ہو جیسے: اِمْتَثَلَ (اطاعت کی)، جیم ہو جیسے: اِحْتَجَمَ (پچھنا لگوایا)، زا ہو جیسے: اِعْتَزَلَ (کنارہ کش ہوا)، طا ہو جیسے: اِخْطَتَبَ (بیان کیا، خطبہ دیا))، ظا ہو جیسے: اِحْتَظَرَ باڑا، یا احاطہ تیار کیا)، ذال ہو جیسے: اِبْتَذَلَ (ناجائز استعمال کیا)، سین ہو جیسے: اِبْتَسَمَ (مسکرایا)، شین ہو جیسے: اِنْتَشَرَ (پھیلا)، ضاد ہو جیسے: اِحْتَضَرَ (شہر میں رہا) توان میں بھی قاعدہ (۴) جاری کریں گے۔

نوٹ: قاعدہ (۴) میں را کی جگہ "زا" ہے جدید اڈیشن میں زا کی جگہ را ہوگیا ہے، علم الصیغہ کے پرانے نسخوں میں زا موجود ہے اور حاشیہ میں مثال بھی "اِعْتِزَال" کی ہے۔

ھَدّٰی اصل میں اِھْتَدیٰ تھا افتعال کے عین کلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی تو تاے افتعال کو عین افتعال یعنی دال سے بدل دیا اِھْدَدیٰ ہوا پھر پہلے دال کی حرکت نقل کرکے ھَا کو دیدی اِھَدْدیٰ ہوا، اور پہلی دال کا دوسری دال میں ادغام کردیا پھر ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل گرگیا ھَدّٰی ہوگیا۔ اور مضارع یَخَصِّمُ اور یَھَدِّي ہوگا مگر مضارع میں فا کلمہ کو کسرہ دے کر یَخِصِّمُ اور یَھِدِّي کہنا بھی جائز ہے، چنانچہ قرآن مجید میں یَخِصِّمُوْنَ اور یَھِدِّي اس باب سے اسی طور پر آیا ہے اور اسم فاعل چونکہ فعل مضارع سے بنتا ہے اس لیے اس میں بھی فا پر فتحہ اور کسرہ دونوں صحیح ہے نیز اُس فا کلمہ پر میم کی تبعیت میں

نادرًا (کبھی کبھی) ضمہ بھی آیا ہے، چنانچہ اسم فاعل میں "مُخَصِّمٌ (جھگڑنے والا)، مُخِصِّمٌ اور مُخُصِّمٌ تینوں جائز ہیں۔

مہموز کے قواعد کا بیان

قاعدہ(۱)- وہ ہمزہ جو اکیلا اور ساکن ہو ماقبل کی حرکت کے موافق ہو جاتا ہے جوازًا (حرف علت سے بدل جاتا ہے) یعنی فتحہ کے بعد وہ ہمزہ الف، ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جیسے: رَاسٌ (سر)، ذِیْبٌ (بھیڑیا)، بُوسٌ (سخت محتاج ہونا)۔ رَاسٌ اصل میں رَأْسٌ تھا ہمزۂ منفرہ ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہوا تو اس کو حرف علت الف سے بدل دیا رَاسٌ ہو گیا۔ ذِیْبٌ: اصل میں ذِئْبٌ تھا ہمزۂ منفردہ ساکنہ کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت یا سے بدل دیا ذِیْبٌ ہو گیا۔ بُوْسٌ اصل میں بُؤْسٌ تھا ہمزۂ منفردہ ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت واؤ سے بدل دیا بُوْسٌ ہو گیا۔

فائدہ: بیان امثلہ میں ذِیْبٌ پر بُوْسٌ کو مقدم کرتے تو بیان قاعدہ کے مطابق امثلہ کی ترتیب ہو جاتی، مگر ایسا نہیں کیا گیا تاکہ الف اخت فتحہ اور یا اخت کسرہ جمع ہو جائیں ،کیوں کہ ان کو علامت فضلہ ہونے میں ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔

قاعدہ(۲)- ہمزۂ ساکنہ ہمزۂ متحرکہ کے بعد واقع ہو تو ماقبل کی حرکت کے مطابق وجوبًا حرف علت سے بدل جائے گا جیسے: آمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانًا (اس نے امن دیا، اس کو امن دیا گیا، امن دینا)۔ آمَنَ اصل میں أأْمَنَ تھا ہمزۂ ساکنہ ہمزۂ متحرکہ کے بعد واقع ہوا تو اسے ماقبل فتحہ کی حرکت کے موافق الف سے بدل دیا آمَنَ ہو گیا۔ اُوْمِنَ اصل میں اُؤْمِنَ تھا ہمزۂ ساکنہ ہمزۂ متحرکہ مضموم کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت واؤ سے بدل دیا اُوْمِنَ ہو گیا۔ اِیْمَانًا اصل میں اِئْمَانًا تھا ہمزۂ ساکنہ ہمزۂ متحرکہ مکسورہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت یا سے بدل دیا اِیْمَانًا ہو گیا۔

قاعدہ (۳)- ہمزۂ منفردہ مفتوحہ ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جوازًا جیسے: جُوَنٌ (جمع جُؤنَۃٌ بمعنی عطردان) مِیَرٌ (ذخیرہ کی ہوئی خوراک، چغلی، عداوت ، واحد اَلْمِیْرَۃُ)۔ جُوَنٌ اصل میں جُؤَنٌ تھا ہمزۂ منفردہ مفتوحہ ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واؤ سے بدل دیا جُوَنٌ ہو گیا، مِیَرٌ اصل میں مِئَرٌ تھا ہمزہ منفردہ مفتوحہ کسرہ کے بعد واقع ہوا تو

اسے ماقبل کسرہ کے مطابق یا سے بدل دیا مِیَرٌ ہوگیا۔
قاعدہ(۴)۔ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرا والا جوازًا یا ہوجاتا ہے جیسے: جَاءٍ (آنے والا) اور اَیِمَّۃٌ (امام کی جمع ہے) اور اگر دونوں ہمزہ میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرا ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا جیسے: اَوَادِمُ (آدم کی جمع ہے) اُوَمِّلُ (میں امید کرتا ہوں)۔ جَاءٍ اصل میں جَایِءٌ تھا یا الف فاعل کے بعد واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا جَاءِءٌ ہوگیا پھر چوتھا قاعدہ پایا گیا کہ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرا ہمزہ یا سے بدل جاتا ہے لہذا اب جَاءِیٌ ہوگیا پھر قَاضٍ کا قاعدہ پایا گیا یعنی یا پر ضمہ دشوار رکھتے ہوئے ساکن کردیا اجتماع ساکنین ہوا تنوین اور یا کے درمیان یا گرگئی جَاءٍ ہوگیا۔
نوٹ:۔ ''اُأَکْرِمُ'' (''أُکْرِمُ'' کی اصل) میں خلاف قیاس حذف لازم ہے۔

جَاءٍ میں تخفیف کا قاعدہ سیبویہ کے نزدیک جاری ہے ورنہ خلیل کے نزدیک اس میں قلب مکانی کیا گیا ہے یعنی عین کو لام کی جگہ اور لام کو عین کی جگہ رکھا گیا تو جَایِءٌ سے جَائِیٌ ہوگیا پھر یا قَاضٍ کے قاعدہ سے ساقط ہوگئی جَاءٍ ہوا گویا کہ خلیل کے نزدیک چوتھا قاعدہ جاری نہیں ہوا ہے کیوں کہ اس میں دو ہمزہ جمع ہی نہیں ہوے ہیں اس لیے کہ خلیل کے نزدیک ''جَاءٍ'' اصل میں جَایِءٌ'' تھا قلب مکانی کرکے ''یا'' کو ہمزہ کی جگہ اور ہمزہ کو ''یا'' کی جگہ پر لایا گیا تو جَاءِیٌ ہوا پھر قَاضٍ کا قاعدہ جاری ہوا یعنی یا پر ضمہ دشوار رکھتے ہوئے ساکن کردیا اجتماع ساکنین ہوا تنوین اور یا کے درمیان یا گرگئی جَاءٍ ہوگیا۔ خلیل کہتے ہیں کہ اگر قلب مکانی نہ کریں تو اجتماع ہمزتین لازم آئے گا جو مکروہ ہے اور قلب مکانی میں قلت تغیر ہے لہذا یہ راجح ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے قاعدہ(۴) کی مثال میں جَاءٍ ذکر کر کے سیبویہ کے قول کو ترجیح دی ہے کیوں کہ قلب مکانی میں اگرچہ قلت تغیر ہے مگر یہ خلاف قیاس ہے۔

اَئِمَّۃٌ اِمَامٌ کی جمع ہے اصل میں اَئْمِمَۃٌ تھا پہلے میم کی حرکت ماقبل ہمزہ کو دیدی اَئِمْمَۃٌ ہوا پھر پہلی میم کا دوسری میم میں ادغام کردیا اَئِمَّۃٌ ہوگیا پھر چوتھا قاعدہ پایا گیا کہ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی مکسور ہو تو دوسرا والا ہمزہ یا ہوجاتا ہے لہذا اَیِمَّۃٌ ہوگیا۔
نوٹ: صرفیوں نے جب دو ہمزہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرے والے ہمزہ کے یا

ہوجانے کو وجوبی کہا ہے مگر ان کا یہ قول درست نہیں ہے کیوں کہ لفظ اَئِمَّۃٌ قرآن پاک میں ہمزہ دوم کے ساتھ بھی آیا ہے ،اگر یہ قاعدہ وجوبی ہوتا تو قرآن میں دوسرے ہمزہ کے بجائے ’’ی‘‘ ہوتی، لہذا معلوم ہوا کہ قاعدۂ مذکورہ جوازی ہے جیسے کہ قرآن میں ہے ’’وَ جَعَلْنَامِنْھُم اَئِمَّۃ یَھْدُوْنَ ‘‘ ۔

اَوَادِمُ اصل میں اَءَادِمُ تھا دونوں ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی بھی مکسور نہیں ہے لہذا دوسرے ہمزے کو واو سے بدل دیا اَوَادِمُ ہوگیا۔

اُوَ مِّلُ اصل میں اُأَمِّلُ تھا دونوں ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی بھی مکسور نہیں ہے تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیا اُوَمِّلُ ہوگیا۔

سوال: اَئِمَۃٌ میں قاعدہ نمبر دو نہیں جاری کیا گیا بلکہ ادغام کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب: اس میں چند وجوہات کی بنا پر ادغام کو تخفیف پر ترجیح دی گئی:

(۱)- اس میں تخفیف کا قاعدہ شروع میں جاری ہوتا ہے اور ادغام کا آخر میں اور کلمہ کے آخر میں تبدیلی اولی ہوتی ہے اس لیے ادغام کا قاعدہ جاری کیا گیا۔

(۲)- التباس کے خوف سے یعنی اگر ہمزۂ دوم کو قاعدہ نمبر دو سے الف کرتے اور ادغام کرتے تو آمَّۃٌ ہوجاتا اور اَمَّ یَأُمُّ کے اسم فاعل سے التباس ہوتا۔

(۳)- تاکہ اَئِمَّۃٌ ان اوزان جمع کے موافق ہوجائے جو مضاعف سے آئے ہیں جیسے: اَعِنَّۃٌ وَاَشِقَّۃٌ.

قاعدہ(۵)- ہمزہ واؤ اور یائے مدہ زائدہ اور یائے تصغیر کے بعد واقع ہو تو وہ ہمزہ جوازًا ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل جاتا ہے اور پھر ماقبل کا حرف علت میں ادغام کردیا جاتا ہے جیسے: مَقْرُوَّۃٌ (پڑھی ہوئی) خَطِیَّۃٌ (گناہ) اُفَیِّسٌ جو اَفْئُسٌ کی تصغیر ہے اور اَفْؤُسٌ وَفُؤُوْسٌ، فَأْسٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں کلہاڑی ۔مَقْرُوَّۃٌ اصل میں مَقْرُوْئَۃٌ تھا ہمزہ واؤ مدہ زائدہ کے بعد واقع ہوا تو اس ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا مَقْرُوْوَۃٌ ہوا پھر پہلے واؤ کا دوسرے میں ادغام کردیا مَقْرُوَّۃٌ ہوگیا، خَطِیَّۃٌ اصل میں خَطِیْئَۃٌ تھا ہمزہ اس میں یائے مدہ زائدہ کے بعد واقع ہوا تو اس ہمزہ کو یا سے بدل دیا خَطِیْیَۃٌ ہوا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کردیا خَطِیَّۃٌ ہوگیا، اُفَیِّسٌ اصل میں اُفَیْئِسٌ تھا ہمزہ یائے تصغیر کے بعد واقع

ہوا تواسے ماقبل یا کے مطابق یا سے بدل دیا اُفَیْیِسٌ ہوا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیا اُفَیِّسٌ ہو گیا۔

قاعدہ(٦)- الف مفاعل کے بعد اگر ہمزہ یا سے پہلے واقع ہو تو اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدل دیا جاتا ہے اور یا کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے: خَطَایَا جو کہ خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے اصل میں خَطَایِءُ تھا یا الف جمع کے بعد طرف سے پہلے واقع ہوئی تو وہ یا ہمزہ ہوگئ خَطَاءِءٌ ہو گیا پھر قاعدہ (۴) پایا گیا کہ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیتے ہیں لہذا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا خَطَاءِیٌ ہو گیا پھر قاعدہ(٦) پایا گیا کہ ہمزہ الف مفاعل کے بعد یا سے پہلے واقع ہو تو اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں لہذا خَطَایَا ہو گیا۔

فائدہ: سیبویہ اور خلیل خَطَایَا کی اصل اول (خَطَایِءُ) میں متفق ہیں مگر اصل ثانی میں مختلف ہیں سیبویہ کے نزدیک اصل ثانی خَطَاءِءٌ ہے جیسا کہ متن میں مذکور ہے مگر خلیل کے نزدیک خَطَایِءُ میں قلب مکانی کر کے اس کو خَطَائِیُ بنایا گیا اور پھر اس میں قاعدہ نمبر (٦) جاری کیا گیا مصنف نے سیبویہ کے مذہب کو اختیار کیا کیوں کہ عرب سے ''اَللّٰھُمّ اغْفِرْلِیْ خَطَاءِءٌ'' مسموع ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس میں قلب مکانی نہیں کیا گیا۔

قاعدہ(۷)- جو ہمزہ متحرکہ حرف ساکن، غیر مدہ زائدہ اور غیر یائے تصغیر کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: یَسَلُ (وہ مانگتا ہے) اصل میں یَسْئَلُ تھا ہمزہ متحرک حرف ساکن کے بعد واقع ہوا تو اس کی حرکت ماقبل سین کو دیدی اور ہمزہ کو حذف کر دیا جوازاً یَسَلُ ہو گیا۔ قَدَفْلَحَ (تحقیق کہ وہ فلاح پا گیا) اصل میں قَدْ اَفْلَحَ تھا ہمزہ متحرکہ حرف ساکن دال کے بعد واقع ہوا تو اس کی حرکت ماقبل دال کو دیدی اور ہمزہ جوازاً حذف ہو گیا قَدَفْلَحَ ہو گیا۔ یَرْمِیَخَاہُ (وہ اپنے بھائی کو تیر مارتا ہے) اصل میں یَرْمِیْ اَخَاہُ تھا ہمزہ متحرکہ یائے ساکنہ غیر مدہ زائدہ کے بعد واقع ہوئی تو اس کی حرکت ماقبل یا کو دیدی اور ہمزہ حذف ہو گیا جوازاً یَرْمِیَخَاہُ ہو گیا۔

قاعدہ(۸)- یَرٰی (مضارع معروف) یُرٰی (مضارع مجہول) اور رویت مصدر کے تمام افعال (مثلاً ماضی، مضارع امر نہی) میں یہ قاعدہ یعنی ہمزہ کو حذف کرنا اور اس کی حرکت ماقبل

کو دیناوجوبی طور پر مستعمل ہے کیوں کہ رویت سے مشتق افعال عرب کے محاورات اور ان کی زبان میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور کثرت مقتضی تخفیف ہے لہذا تخفیف کی وجہ سے ہمزہ وجوباً حذف ہوجائے گا لیکن رویت کے اسمائے مشتقہ میں یہ قاعدہ وجوبی طور پر مستعمل نہیں ہے اسی لیے مَرْاًی (دیکھنے کی جگہ یا وقت) اسم ظرف اور مصدر میمی مِرْاَۃٌ (آئینہ) اسم آلہ اور مَرْئِیٌ (دیکھا ہوا) اسم مفعول میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے واجب نہیں ہے۔

قاعدہ(۹)- اگر ہمزہ متحرکہ کسی حرف متحرک کے بعد واقع ہو تو اس میں بین بین قریب و بعید دونوں جائز ہیں ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب اور مشہور ہے ،اور ہمزہ کو اس کے مخرج اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید اور غیر مشہور کہلاتا ہے ،مثلاً سَأَلَ (اس نے مانگا) میں بین بین قریب اور بعید دونوں صورتیں جائز ہیں ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے اور بعید کی صورت میں بھی اسی طرح پڑھا جائے گا کیوں کہ ہمزہ خود مفتوح ہے اور ہمزہ کا ماقبل بھی مفتوح ہے ،سَئِمَ (اکتا گیا) میں بین بین قریب کی صورت میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور یا کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا اور بعید کی صورت میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا لَؤُمَ (کمینہ ہوا) میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے ، الف اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

اور الف کے بعد ہمزہ میں بین بین قریب (مشہور) جائز ہوتا ہے کیوں کہ ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے (یعنی اگر الف کے بعد ہمزہ متحرک واقع ہو تو ہمزہ میں بین بین قریب جائز ہے لہذا اگر ہمزہ مفتوح ہے تو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے جیسے "قُرَّاءَ" اور اگر مضموم ہے تو واؤ اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے اور اگر ہمزہ مکسور ہے تو یا اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے) اور غیر مشہور وہاں جائز ہوتا ہے جہاں ماقبل متحرک ہو مثلاً سَائِلَ میں ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اپنی حرکت کے موافق حرف علت یعنی الف کے مخرج کے درمیان

پڑھ سکتے ہیں۔
قاعدہ(۱۰)- جب ہمزۂ قطعی سے پہلے ہمزۂ استفہام آئے جیسے :أَأَنْتُمْ(کیاتم)، أَإِبِلٌ (کیااونٹ)تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں (۱) دوسرے ہمزۂ کو قاعدۂ تخفیف کے مطابق تبدیل کرنا یعنی دوسرے ہمزہ کو واوٌ کرکے أَوَ نْتُمْ أَوِ بِلٌ پڑھ سکتے ہیں (۲) بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں (۳) دو ہمزہ کے درمیان الف فاصل لے آنا جیسے: آأَنْتُمْ کہیں

معتل کے قواعد کابیان

قاعدہ (۱)- ہر وہ واوٌ جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان ہو یا ایسے کلمہ کے علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو ایسا واوٌ گرجاتا ہے جیسے :یَعِدُ (وعدہ کرتا ہے)، یَهَبُ (دیتا ہے)،یَسَعُ (وہ کشادہ ہوتا ہے)وغیرہ۔

یَعِدُ: اصل میں یَوْعِدُ تھا واوٌ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا تو قاعدہ کے مطابق وہ واوٌ جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ واوٌ گر جاتا ہے لہذا وہ واوٌ گر گیا یَعِدُ ہو گیا۔یَهَبُ اصل میں یَوْهَبُ تھا واوٌ علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے فتحہ کے درمیان واقع ہوا جس میں عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہے تو قاعدہ کے مطابق وہ واوٌ گر گیا یَهَبُ ہو گیا۔یَسَعُ اصل میں یَوْسَعُ تھا واوٌ علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے فتحہ کے درمیان واقع ہوا کہ جس کلمہ کا لام کلمہ ''عین''حرف حلقی ہے تو قاعدہ کے مطابق وہ واوٌ گر گیا پھر یَسَعُ ہو گیا۔

اب یہاں سے مصنف ان صرفیوں کا رد فرمارہے ہیں جو کہ اصل قاعدہ یا میں جاری کرتے ہیں اور مضارع کے دوسرے صیغوں کو اس کے تابع کرتے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ واوٌ جو یا اور کلمۂ مکسورہ کے درمیان واقع ہو تو وہ واوٌ گر جائے گا جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا تو واوٌ علامت مضارع مفتوحہ یا اور کلمۂ مکسورالعین کے درمیان واقع ہوا تو اس واوٌ کو گرادیا یَعِدُ ہو گیا۔لیکن جب ان پر اعتراض ہوا کہ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ میں بھی واوٌ ہے لیکن یاے مفتوحہ اور عین کلمہ کے درمیان نہیں ہے بلکہ علامت مضارع مفتوحہ اور کلمۂ مکسورالعین کے درمیان ہے اور یہاں بھی واوٌ کو گرادیا ہے تو یہاں کیا جواب ہو گا؟ تو صرفیوں نے اس کا جواب

دیتے ہوئے کہا کہ جب واؤ یَوْعِدُ سے گر گیا تو اس کے تابع کرتے ہوئے تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ سے بھی گرا دیا اگرچہ قاعدہ کے مطابق واؤ یاے مفتوحہ اور کلمۂ مکسورہ عین کے درمیان نہیں ہے۔ تو مصنف نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بلا وجہ کا تکلف ہے اور ایک کو دوسرے کے تابع کرکے واؤ کو حذف کرنا ہے درست قاعدہ وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور علامت مضارع یا کے بجائے مطلقاً ''علامت مضارع'' کہا، کیوں کہ اِس قاعدہ میں ایک کو دوسرے کے تابع کرنا پڑھتا ہے اور ہمارا قاعدہ ایسا نہیں ہے بلکہ سب پر اس کی تعریف صادق آتی ہے۔

اسی طرح یَهَبُ اور یَسَعُ کے ذریعہ جب ان پر اعتراض ہوا کہ آپ کے قاعدہ کے مطابق یہاں واؤ کلمہ مکسور العین کے درمیان نہیں ہے بلکہ ایسا کلمہ مفتوحہ کے درمیان ہے جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہے اور وہ مفتوح ہے پھر بھی واؤ کو گرادیا ہے حالانکہ آپ کے قاعدہ کے مطابق واؤ کو گرنا نہیں چاہیے تھا تو بعض صرفیوں نے اس کا جواب یہ دیا یہ یَهَبُ اور یَسَعُ اصل میں یَوْهِبُ اور یَوْسِعُ تھے حروف حلقی کی رعایت کرتے ہوئے عین کلمہ کو فتحہ دیدیا یَهَبُ یَسَعُ ہوگیا۔ مصنف فرماتے ہیں کہ ان کی یہ بیکار کی فضول باتیں ہیں درست قاعدہ وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور ہمارے اس قاعدہ کی تائید ''منظوم نیک'' کتاب کے مصنف نے اپنی کتاب میں بھی کی ہے۔

قاعدہ(۲)- جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو (اور اس کے فا کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو) اس کے فا کلمہ کا واؤ حذف ہوجاتا ہے مگر مفتوح العین میں کبھی کبھی فتحہ بھی دیتے ہیں اور تا اس کے آخر میں زیادہ کردیتے ہیں جیسے: عِدَةٌ (وعدہ کرنا)، زِنَةٌ (وزن کرنا)، سَعَةٌ (کشادہ ہونا) جو اصل میں وِعْدٌ وِزْنٌ وِسْعٌ تھے۔ عِدَةٌ اصل میں وِعْدٌ تھا اور یہ فِعْلٌ کے وزن پر مصدر ہے تو قاعدہ کے مطابق اس کے واؤ کو حذف کردیا اور تا اس کے آخر میں بڑھادی عِدَةٌ ہوگیا۔ زِنَةٌ اصل میں وِزْنٌ تھا اور یہ فِعْلٌ کے وزن پر مصدر ہے تو قاعدہ کے مطابق کہ فا کلمہ واؤ ہو تو وہ گر جاتا ہے لہذا واؤ گر گیا پھر زا کو کسرہ دیدیا اور تا اس واو کے عوض آخر میں زیادہ کردی زِنَةٌ ہوگیا۔ سَعَةٌ اصل میں وِسْعٌ تھا اور یہ فِعْلٌ کے وزن پر مصدر ہے تو قاعدہ کے مطابق کہ مصدر کا فا کلمہ واؤ ہو تو وہ گر جاتا ہے لہذا واؤ گر گیا سِعٌ ہوگیا پھر سین کو کسرہ دے دیا اور تا اس

کے آخر میں زیادہ کردی سِعَةٌ ہوگیا مگر جس کا عین کلمہ مضارع میں مفتوح ہو تو فتحہ بھی دیتے ہیں تو یہاں وَسَعَ میں سین عین کلمہ ہے جو کہ مضارع میں باب (ف) سے ہونے کی بنا پر مفتوح ہوتا ہے لہذا ایک طرح سے اس میں سَعَةٌ بھی کہ سکتے ہیں۔

قاعدہ(۳)- واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یا ہوجاتا ہے جیسے: مِیْعَادٌ (وقتِ مقرر) نہ کہ اِجْلِوَّاذٌ (تیز چلنا) اور یا ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واؤ ہوجائے گی جیسے: مُوْسِرٌ (دولت مند) نہ کہ مُیِّزَ (فوقیت دیا گیا) اور الف ضمہ کے بعد واؤ ہوجائے گا جیسے: قُوْتِلَ (لڑائی کی گئی) اور کسرہ کے بعد یا ہوجائے گا جیسے: مَحَارِیْبُ، مِحْرَابٌ کی جمع ہے۔

مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا مِیْعَادٌ ہوگیا۔ اِجْلِوَّاذٌ میں بھی واؤ کسرہ کے بعد واقع ہے لیکن یا سے نہیں بدلا کیوں کہ یہاں واؤ مدغم ہے اور مدغم میں واؤ یا نہیں ہوتا ہے۔ مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھا یائے ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے واؤ سے بدل دیا مُوْسِرٌ ہوگیا۔ مُیِّزَ میں بھی یا ضمہ کے بعد واقع ہے پھر بھی یا واؤ سے نہیں بدلی کیوں کہ یہاں یا مدغم ہے اور مدغم میں ضمہ کے بعد یا واؤ سے نہیں بدلی جاتی ہے۔ قُوْتِلَ اصل میں قُاتِلَ تھا الف ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واؤ سے بدل دیا قُوْتِلَ ہوگیا۔ مَحَارِیْبُ اصل میں مَحَارِابُ تھا الف کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا مَحَارِیْبُ ہوگیا۔

قاعدہ (۴)- جو واؤ اور یا اصلی باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہوں تو وہ تا ہوکر باب افتعال کے تا میں ادغام پاجاتے ہیں جیسے: اِتَّقَدَ (جلا) اصل میں اِوْتَقَدَ تھا واؤ اصلی افتعال کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اسے تا سے بدل دیا اِتْتَقَدَ ہوگیا پھر دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے تو پہلی تا کا دوسری تا میں ادغام کردیا اِتَّقَدَ ہوگیا۔ اور اِتَّسَرَ (جوئے کے ذبیحہ کے گوشت کو باہم تقسیم کیا) اصل میں اِیْتَسَرَ تھا یا اصلی افتعال کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے تا سے بدل دیا اِتْتَسَرَ ہوگیا پھر دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے تو پہلی تا کا دوسری تا میں ادغام کردیا اِتَّسَرَ ہوگیا۔

قاعدہ(۵)- واؤ مضموم اور مکسور شروع میں ہو یا واؤ مضموم درمیان کلمہ میں ہو تو جوازاً وہ واؤ ہمزہ ہوجائے گا جیسے: اُجُوْہٌ (چہرے) اصل میں وُجُوْہٌ تھا واؤ مضموم شروع کلمہ میں واقع

ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اُجُوْہٌ ہوگیا۔ اِشَاحٌ (ہار) اصل میں وِشَاحٌ تھا واؤ مکسور شروع کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اِشَاحٌ ہوگیا۔ اُقِّتَتْ (اس ایک عورت کا وقت مقرر کیا گیا) اصل میں وُقِّتَتْ تھا واؤ مضموم شروع کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اُقِّتَتْ ہوگیا۔ اَدْءُرٌ (دَارٌ کی جمع، گھر) اصل میں اَدْوُرٌ تھا واؤ مضموم درمیان کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اَدْءُرٌ ہوگیا۔ اَحَدٌ (ایک) اصل میں وَحَدٌ تھا واؤ مفتوح شروع میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اَحَدٌ ہوگیا۔ أَنَاةٌ (وقار، سست عورت) اصل میں وَنَاةٌ تھا واؤ مفتوح شروع کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا أَنَاةٌ ہوگیا۔ لیکن واؤ مفتوح کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔

قاعدہ (۶)- جب دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں آجائیں تو پہلا والا وجوبًا ہمزہ ہو جائے گا جیسے: اَوَاصِلُ اصل میں وَوَاصِلُ تھا جو کہ وَاصِلَةٌ (جوڑنے والی) کی جمع ہے اور اُوَیْصِلُ اصل میں وُوَیْصِلٌ تھا اور وُوَیْصِلٌ وَاصِلٌ (جوڑنے والا) کی تصغیر ہے۔ اَوَاصِلُ اصل میں وَوَاصِلُ تھا دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں جمع ہوئے تو پہلے والے کو وجوبًا ہمزہ سے بدل دیا اَوَاصِلُ ہوگیا۔ اُوَیْصِلُ اصل میں وُوَیْصِلُ تھا دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں واقع ہوئے تو پہلے والے کو وجوبًا ہمزہ سے بدل دیا اُوَیْصِلُ ہوگیا

قاعدہ (۷)- واؤ اور یا متحرک فتحہ کے بعد الف ہو جاتے ہیں لیکن چند شرطوں کے ساتھ یعنی اگر یہ شرطیں نہ پائی جائیں گی تو ان واؤ اور یا کو فتحہ کے بعد الف سے نہ بدلیں گے۔

(۱)- وہ واؤ اور یا فا کلمہ کی جگہ واقع نہ ہوں تو وہ واؤ اور یا الف سے بدل جائیں گے لیکن اگر فا کلمہ کی جگہ واقع ہیں تو ان واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے جیسے: فَوَعَدَ (تو اس نے وعدہ کیا)، تَوَفّٰی (وفات دی)، تَیَسَّرَ (آسان ہوا) فَوَعَدَ میں واؤ الف سے نہیں بدلا کیوں کہ یہاں پہلی شرط مفقود ہے کہ فا کلمہ واؤ اور یا نہ ہو اور یہاں فا کلمہ واؤ ہے لہذا واؤ الف سے نہیں بدلا۔ تَوَفّٰی میں بھی واؤ حرف متحرک کے بعد الف سے نہیں بدلا ہے کیوں کہ واؤ یہاں بھی پہلی شرط کے مطابق فعل کا فا کلمہ بن رہا ہے۔ تَیَسَّرَ میں بھی یا کو ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا کیوں کہ یا فعل کا فا کلمہ واقع ہے تو یہاں بھی یا کو الف سے نہیں بدلا جائے گا۔

(۲)- یہ ہے کہ وہ واؤ اور یا لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں اگر لفیف کا عین کلمہ ہوں توانھیں بھی ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا جائے گا جیسے: طَوٰی (لپیٹا) حَیِیَ (زندہ ہوا)، طَوٰی لفیف مقرون ہے اور یہاں طَوٰی میں واؤ حرف علت عین کلمہ کی جگہ واقع ہے لہذا ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود اس واؤ کو الف سے نہیں بدلا جائے گا۔ حَیِیَ لفیف مقرون ہے جس میں دو حرف علت متّصل ہیں تو یہاں حَیِیَ میں پہلا یا عین کلمہ کی جگہ واقع ہے تو اسے بھی ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا جائے گا بلکہ اصل پر طَوَی اور حَیِیَ برقرار رہے گا۔

(۳)- یہ ہے کہ واؤ اور یا متحرک فتحہ کے بعد الف ہو جاتے ہیں جبکہ وہ واؤ اور یا تثنیہ کے الف سے پہلے نہ ہوں اگر تثنیہ کے الف سے پہلے ہیں تو ان کو الف سے نہیں بدلا جائے گا جیسے: دَعَوَا (ان دو نے بلایا) رَمَیَا (ان دو نے تیر پھینکا)، دَعَوَا میں واؤ کو الف سے نہیں بدلا جائے گا کیوں کہ اگر واؤ کو الف سے بدل دیا جائے تو صیغہ واحد دَعَا سے التباس ہو جائے گا اور دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں رہے گا۔ رَمَیَا میں بھی یا کو ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا جائے گا اگرچہ رَمَیَا کو بدلنے کی صورت میں رَمَا لکھا جائے گا اور واحد رَمیٰ ہوگا لیکن واؤ پر محمول کرتے ہوئے رَمَیَا کے اندر بھی تعلیل نہیں کی گئی۔

(۴)- یہ ہے کہ واؤ اور یا متحرک فتحہ کے بعد الف ہو جاتے ہیں جبکہ وہ واؤ اور یا یائے مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں اگر مدہ زائدہ سے پہلے ہیں تو واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلا جائے گا جیسے: طَوِیْلٌ (لمبا) غَیُوْر (غیرت مند) غَیَابَۃٌ (پست زمین)۔ طَوِیْلٌ میں واؤ مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہے اور مدہ یا ہے، غَیُوْرٌ میں بھی یا، مدہ زائدہ واؤ سے پہلے واقع ہے تو اس یا کو بھی الف سے نہیں بدلا جائے گا، غَیَابَۃٌ میں بھی یا الف مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہے لہذا اسے بھی الف سے نہیں بدلا جائے گا کیوں کہ ان حروف میں واؤ اور یا کی حرکت سے ان کے بعد والا حرف حرف مدہ ہوا اگر یہ واؤ اور یا الف ہو جائیں تو ماقبل الف چوں کہ ساکن ہو گیا تو اب ما قبل میں کوئی حرکت نہ ہونے کے سبب خالی مدہ رہ جائے گا جو کہ درست نہیں ہے۔ فَعَلُوْا یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ کا واؤ اور تَفْعَلِیْنَ کی یا کلمۂ جداگانہ ہیں اور فعل کا فاعل ہیں لہذا ان سے پہلے واؤ اور یا الف ہو جائیں گے جب الف ہو جائیں گے تو اجتماع ساکنین ہو گا واؤ اور الف یا یا

اور الف کے درمیان تو یہ واؤ اور یا الف ہو کر گر جائیں گے جیسے: دَعَوْا (ان سب نے بلایا) اصل میں دَعَوُو ،یَخْشَوْنَ (وہ سب ڈرتے ہیں) اصل میں یَخْشَیُوْنَ تھا ،تَخْشَوْنَ (تم سب ڈرتے ہو) اصل میں تَخْشَیُوْنَ تھے ،تَخْشَیْنَ (تو ڈرتی ہے) اصل میں تَخْشَیِیْنَ تھا، تو ان میں واؤ اور یا جو کہ اصلی حرف سے پہلے ہیں اور متحرک ہیں تو وہ واؤ اور یا ماقبل متحرک ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گیے پھر اجتماع ساکنین ہوا الف اور واؤ کے درمیان یا الف اور یا کے درمیان الف گر گیا پھر دَعَوْا یَخْشَوْنَ ،تَخْشَوْنَ تَخْشَیْنَ ہو گیے۔

اعتراض: صیغہ جمع مذکر غائب ماضی دَعَوُوا ،جمع مذکر غائب مضارع یَخْشَیُوْنَ ،جمع مذکر حاضر تَخْشَیُونَ ،اور واحد مؤنث حاضر تَخْشَیِیْنَ میں واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلنا چاہیے کیوں کہ شرط کے مطابق ان میں واؤ اور یا مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہیں اور جب واؤ اور یا مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہوں تو انھیں الف سے کیوں نہیں بدلتے ہیں؟۔

جواب :ان صیغوں میں واؤ اور یائے ساکنہ مدہ زائدہ نہیں بلکہ کلمہ جداگانہ ہیں اور فعل کے فاعل ہیں لہذا ان سے پہلے واؤ اور یا الف ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائیں گے۔

(۵)- یہ ہے کہ وہ واؤ اور یا، یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں اگر وہ واؤ اور یا نون تاکید یا یائے مشدد سے پہلے ہیں تو ان کو الف سے نہیں بدلیں گے تاکہ یا سے پہلے کسرہ مطلوبہ باقی رہے اور جہاں نون کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے مفتوح باقی رہے اور خلاف وضع نہ لازم آئے جیسے: عَلَوِیٌّ (آسمانی) اِخْشَیِنَّ (تو ضرور ڈر) تو ان میں واؤ اور یا متحرک ہیں اور ماقبل مفتوح ہے پھر بھی الف سے نہیں بدلا کیوں کہ پہلی مثال میں واؤ یائے مشددہ سے پہلے اور دوسری مثال میں یا نون تاکید سے پہلے ہے۔

(۶)- یہ ہے کہ ایسے کلمہ میں جہاں واؤ اور یا متحرک ہوں اور حرف مفتوح کے بعد واقع ہوں تو الف سے بدل جائیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ لون و عیب کے معنی میں نہ ہو اگر لون وعیب کے معنی میں ہے تو اس میں ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے کیوں کہ لون عیب کے لیے زیادہ تر باب افعلال اور افعیلال آتا ہے لہذا جہاں یہ معنی کسی دوسرے باب میں آئے گا۔ اگر چہ مجرد کیوں نہ ہو۔ ان میں سے کسی ایک کی فرع کہلائے گا چونکہ باب افعلال وافعیلال مثلاً اِصْیَدَّ و اِعْوَارَّ ،میں واؤ و یاء میں الف سے

تبدیل نہیں ہوسکتیں تو عَوِرَ (یک چشم ہوا) صَیِدَ (متکبر ہوا، ٹیڑھی گردن والا ہوا) میں بھی نہیں ہوں گی اِتِّبَاعًا لِلاَصْلِ .

(۷)- یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واؤ اور یا ہیں وہ فَعَلَان کے وزن پر نہ ہو اگر وہ کلمہ فَعَلَان کے وزن پر ہے تو اس میں بھی واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے جیسے: دَوَرَانٌ (گھومنا) سَیَلَانٌ (بہنا) کیوں کہ اس وزن پر آنے والے کلمات کے معنی میں اضطراب و حرکت پائی جاتی ہے لہذا تعلیل نہیں کی جاے گی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ تعلیل اسم میں اس وقت کی جاتی ہے جب اسم کو فعل کے ساتھ وزن صوری میں مشابہت ہو اور یہ مشابہت الف و نون زائد تان کی وجہ سے ختم ہوگئی لہذا یہ تعلیل نہیں ہوگی۔

(۸)- یہ ہے کہ واؤ اور یا متحرک بعد فتحہ الف سے بدل جاتے ہیں جبکہ وہ کلمہ فَعَلیٰ کے وزن پر نہ ہو اگر فَعَلیٰ کے وزن پر ہوگا تو واؤ اور یا الف سے نہیں بدلیں گے جیسے: صَوَرَی (ٹیڑھی، پانی کے ایک چشمہ کا نام) حَیَدَی (متکبرانہ چال) کیوں کہ آخر میں الف زائد ہونے کی وجہ سے وہ فعل کا ہم وزن نہ رہا لہذا صَوَرَی اور حَیَدَی میں تعلیل نہیں ہوگی۔

(۹)- یہ ہے کہ واؤ اور یا بعد مفتوح الف سے بدل جاتے ہیں جبکہ وہ کلمہ فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے حَوَکَۃٌ (حَائِكٌ کی جمع ہے، کپڑا بننے والا،) میں واؤ کو الف سے نہیں بدلا گیا ہے کیوں کہ یہ آخر میں تاے تانیث کی وجہ سے فعل کا ہم وزن نہیں رہا اور حَوَکَۃٌ جمع بھی ہے جو اسم میں ہوتی ہے لہذا حَوَکَۃٌ میں تعلیل نہ ہوگی۔

(۱۰)- یہ ہے کہ باب افتعال باب تفاعل کے معنی میں نہ ہو اگر باب افتعال باب تفاعل کے معنی میں ہے تو وہاں بھی ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو الف سے نہیں بدلا جاے گا جیسے: اِجْتَوَرَ، اِعْتَوَرَ (وہ دوسرے کے پڑوس میں ہوا)، تَجَاوَرَ اور تَعَاوَرَ (باری باری لیا) کے معنی میں ہیں جب تَجَاوَرَ میں علت اعلال نہ ہونے کی وجہ سے تعلیل نہ ہوئی تو اِجْتَوَرَ اور اِعْتَوَرَ میں بھی نہیں ہوگی۔

تنبیہ: اس قاعدے کی کچھ شرائط اور ہیں جو مصنف علیہ الرحمہ نے ذکر نہیں کیں:

(۱)-وہ واؤ اور یا ملحق کا عین کلمہ نہ ہوں۔

(۲)۔ ”الف جمع“ سے پہلے نہ ہوں۔
(۳)۔ عین کلمہ ہونے کی صورت میں کسی حرف صحیح سے بدلے ہوئے نہ ہوں۔
(۴)۔ جس فعل میں وہ واقع ہوں اس سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں آتی ہوں۔ (نوارد الاصول ص:۱۴۹)

نوٹ: یہ شرط واو کے ساتھ خاص ہے یا میں نہیں، اس لیے ”اِسْتَافُوا“ بمعنی ”تَسَایَفُوْا“ (باہم سیف زنی کی) میں یا الف سے بدل گئی۔

مثال: وہ کلمات جن میں واؤ اور یا متحرک تھے جو فتحہ کے بعد الف سے بدل گیے ہیں جیسے: قَالَ (کہا) اصل میں قَوَلَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا قَالَ ہوگیا۔ بَاعَ (بیچا) اصل میں بَیَعَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا بَاعَ ہوگیا۔ دَعَا (بلایا) اصل میں دَعَوَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا دَعَا ہوگیا۔ رَمیٰ (تیر پھینکا) اصل میں رَمَیَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا رَمیٰ ہوگیا۔ بَابٌ (دروازہ) اصل میں بَوَبٌ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا بَابٌ ہوگیا۔ نَابٌ (ہاتھی کا دانت) اصل میں نَیَبٌ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا نَابٌ ہوگیا۔

نوٹ: واؤ اور یا کے الف ہوجانے کے بعد اس الف کے بعد اگر حرف ساکن یا تائے تانیث ماضی میں آئے اگرچہ متحرک ہی کیوں نہ ہوں تو وہ الف کے سقوط کا سبب ہیں جیسے: دَعَتْ (اس نے بلایا) دَعَتَا (ان دو عورتوں نے بلایا) دَعَوْا (ان سب مردوں نے بلایا) تَرْضَیْنَ (تو راضی ہوتی ہے) میں ہے۔ دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا واؤ متحرک ہے ماقبل مفتوح لہذا واؤ کو الف سے بدل دیا دَعَاتْ ہوگیا اجتماع ساکنین ہوا الف اور تا کے درمیان الف گر گیا دَعَتْ ہوگیا۔ اسی طرح دَعَتَا اصل میں دَعَوَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا جب اس سے تانیث کی تا لاحق ہوئی تو وہ الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا دَعَتْ ہوگیا پھر تاے تانیث میں الف تثنیہ بڑھا دیا اور تا متحرک ہوگئی اس لیے کہ الف ساکن ہے تو اگر تا متحرک نہ ہوتی تو دو ساکن جمع ہوجاتے لہذا دَعَتَا ہوگیا اور پہلا الف تو واحد غائب میں گر گیا ہے۔ دَعَوْا یہ اصل میں دَعَوُوْا تھا واؤ متحرک ہے ماقبل مفتوح لہذا اس واؤ کو الف سے

بدل دیا اجتماع ساکنین ہوا الف اور واوَ کے درمیان الف گر گیا دَعَوْا ہو گیا۔ تَرْضَیْنَ اصل میں تَرْضَوِ یْنَ تھا اولاً قاعدہ (۲۰) جاری کر کے کہ وہ واوَ چوتھی یا اس سے زائد جگہ واقع ہو ضمہ اور کسرہ کے بعد نہ ہو تو اسے یا سے بدل دیتے ہیں لہذا واوَ کو یا سے بدل دیا تَرْضَیِیْنَ ہو گیا پھر قاعدہ (۷) سے کہ یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا اجتماع ساکنین ہوا الف اور یا کے درمیان الف گر گیا تَرْضَیْنَ ہو گیا۔

نوٹ: ماضی معروف کے صیغوں میں جمع مؤنث غائب سے آخر تک الف کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو مفتوح العین واوی (یعنی جس کا عین کلمہ مفتوح ہو) جیسے قُلْنَ (ان سب مؤنثوں نے کہا) اور مضموم العین واوی (یعنی جس کا عین کلمہ مضموم ہو) میں ضمہ دیتے ہیں جیسے :طُلْنَ (وہ سب مؤنثیں لمبی ہوئیں) ،اور یائی مفتوح العین جیسے بِعْنَ (ان سب مؤنثوں نے بیچا)،(چاہے وہ مفتوح العین ہو جیسے بِعْنَ یا مکسور العین ہو جیسے: نِلْنَ ، ان سب عورتوں نے پایا نَالَ یَنَالُ باب سمع سے) اور واوی ماضی مکسور العین جیسے: خِفْنَ (وہ سب ڈریں) میں کسرہ دیتے ہیں ۔یعنی قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا جو کہ مفتوح العین واوی ہے پھر ماقبل متحرک ہونے کی وجہ سے واوَ کو الف سے بدل دیا قَالَ ہو گیا، پھر قَالَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ قُلْنَ ہے جو اصل میں قَوَلْنَ تھا واوَ متحرک ماقبل مفتوح اس واوَ کو الف سے بدل دیا قَالْنَ ہو گیا اجتماع ساکنین ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا قَلْنَ ہوا پھر قاف کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ ضمہ واوَ کے حذف ہونے پر دلالت کرے قُلْنَ ہو گیا۔اب جمع متکلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے اور فا کلمہ پر ضمہ ہو گا۔

فائدہ: معتل عین یائی میں خواہ عین کلمہ مفتوح ہو، یا مضموم یا مکسور تینوں صورتوں میں الف کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں۔

فائدہ: واضح رہے کہ یہاں اور قاعدہ (۹) میں مفتوح العین، مضموم العین اور مکسور العین سے مراد یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مفتوح، مضموم یا مکسور ہو، مضارع میں عین کلمہ مفتوح، مضموم یا مکسور ہونا مراد نہیں۔

طَالَ اصل میں طَوُلَ تھا جو کہ مضموم العین واوی ہے پھر ماقبل متحرک ہونے کی وجہ سے اس واوَ کو الف سے بدل دیا طَالَ ہو گیا، پھر طَالَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ

طُلْنَ ہے جواصل میں طَوُلْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا طَالْنَ ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا طَلْنَ ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ واؤ کے حذف پر دلالت کرے طُلْنَ ہوگیا، اب جمع متکلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے اور فا کلمہ پر ضمہ ہوگا۔

بَاعَ (بیچا) اصل میں بَیَعَ تھا پھر ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے اس یا کو الف سے بدل دیا بَاعَ ہوگیا، پھر بَاعَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ بِعْنَ ہے جو اصل میں بَیَعْنَ تھا یا متحرک ما قبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا بَاعْنَ ہوا اجتماع ساکنین ہوا الف اور عین کے درمیان الف گر گیا بَعْنَ ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ یا کے حذف ہونے پر دلالت کرے بِعْنَ ہوگیا۔ اب جمع متکلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے اور فا کلمہ پر کسرہ ہوگا۔ خَافَ اصل میں خَوِفَ تھا جو کہ مکسور العین واوی ہے پھر ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو الف سے بدل دیا خَافَ ہوگیا، پھر خَافَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ خِفْنَ ہے جو کہ اصل میں خَوِفْنَ تھا واؤ متحرک ما مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا خَافْنَ ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور فا کے درمیان الف گر گیا خَفْنَ ہوا پھر ماقبل کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ باب کے مکسور العین ہونے پر دلالت کرے خِفْنَ ہوگیا۔ اب جمع متکلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے۔

قاعدہ (۸)- واؤ اور یا متحرک ہوں اور ماقبل ان کے ساکن ہو تو اس واؤ اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیتے ہیں تو جو حرکت ماقبل کو دی ہے اگر وہ فتحہ کی ہے تو اس واؤ اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں ان ساری شرطوں کے ساتھ جو قاعدہ (۷) میں گزریں۔ جیسے: یَقُوْلُ (کہتا ہے) یَبِیعُ (بیچتا ہے) یُقَالُ (کہا جاتا ہے) یُبَاعُ (بیچا جاتا ہے)۔ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی یَقُوْلُ ہوگیا۔ یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا یا متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل با کو دیدی یَبِیْعُ ہوگیا۔ یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن تو اس واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل ق کو دیدی اور واؤ کو الف سے بدل دیا کیوں کہ واؤ کی منتقل ہونے والی حرکت فتحہ ہے اور جب حرکت فتحہ ہو تو واؤ کو الف سے بدل دیا جاتا ہے یُقَالُ ہوگیا۔ یُبَاعُ

اصل میں یُبْیَعُ تھا یا متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن تو اس یا کی حرکت ماقبل با کو دیدی اور وہ حرکت فتحہ ہے اس لیے اس یا کو الف سے بدل دیا یُبَاعُ ہو گیا۔

اور اگر ایسے واؤ اور یا کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے تو ماقبل کے ضمہ وکسرہ کی صورت میں واؤ اور یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں جیسے لَمْ یَقُلْ لَمْ یَبِعْ (نہیں کہا، نہیں خرید) یہ اصل میں لَمْ یَقْوُلْ اور لَمْ یَبْیِعْ تھے ان واؤ اور یا پر فتحہ تھا تو اولا ان واؤ اور یا کو الف بدل دیا پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کردیا لَمْ یَقُلْ لَمْ یَبِعْ ہو گیے۔ اور اگر ماقبل فتحہ ہو تو ان واؤ اور یا کو الف سے بدلتے ہیں پھر الف گر جاتا ہے جیسے: لَمْ یُقَلْ (نہیں کہا گیا) اصل میں لَمْ یُقْوَلْ تھا واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن لہذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی واؤ اصل میں متحرک تھا اب اس کا ماقبل مفتوح گیا لہذا واؤ کو الف سے بدل دیا لَمْ یُقَالْ ہو گیا الف و لام دو ساکن جمع ہوئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا گیا لَمْ یُقَلْ ہو گیا۔ اسی طرح لَمْ یُبَعْ (نہیں بیچا گیا) ہے جو اصل میں لَمْ یُبْیَعْ تھا یا متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی لَمْ یُبَیْعْ ہوا اب ماقبل مفتوح ہو جانے کی وجہ سے اس یا کو الف سے بدل دیا اجتماع ساکنین ہوا یا اور با کے درمیان یا گر گئی لَمْ یُقَلْ ہو گیا۔

مَنْ وَعَدَ (کس نے وعدہ کیا) میں پہلی شرط (۱) جو قاعدہ (۷) کی ہے اس کی وجہ سے واؤ کو الف سے نہیں بدلا کیوں کہ یہاں واؤ فعل کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہے۔ یَطْوِي (لپیٹتا ہے) اور یَحْیٰ (وہ جیتا ہے) میں واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلا کیوں کہ شرط (۲) یہاں پائی نہیں جا رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفیف کا عین کلمہ نہ ہو اور یہاں یَطْوِي میں واؤ عین کلمہ کی جگہ اور یَحْیٰ میں بھی یا عین کلمہ کی جگہ ہے لہذا ان دونوں کو الف سے نہیں بدلیں گے ۔مِقْوَالٌ (بہت بکنے والا، تیز زبان) ، تِحْوَالٌ (بہت محال باتیں کرنے والا)، تِبْیَانٌ (واضح ، روشن) اور تَمْیِیْزٌ (ایک قوت نفسانی جس سے معانی کا استنباط ہو، فرق کرنا، امتیاز کرنا) میں شرط (۴) پائے جانے کی وجہ سے واؤ اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے کیوں کہ یہاں واؤ اور یا مدہ زائدہ سے پہلے ہیں اور جب واؤ اور یا مدہ زائدہ سے پہلے ہوں تو انھیں الف سے نہیں بدلتے ہیں، لیکن اسم مفعول کا واؤ شرط (۴) سے مستثنیٰ ہے کیوں کہ اس میں دو واؤ یا واؤ اور یا

واقع ہونے کی صورت میں ایک گر جائے گا جیسے مَقُوْلٌ (کہا ہوا، اسم مفعول) مَبِيْعٌ (بیچا ہوا، اسم مفعول) کہ اصل میں مَقْوُوْلٌ مَبْيُوْعٌ تھے پہلی مثال میں واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی اجتماع ساکنین ہوا دو واؤ کے درمیان ایک گر گیا مَقُوْلٌ ہو گیا۔ اور دوسری مثال میں یا متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن لہذا یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی مَبُيْوْعٌ ہو گیا یاے ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی لہذا قاعدہ (۳) سے یا کو واؤ سے بدل دیا مَبُوْوْعٌ ہو گیا دو واؤ ساکن جمع ہوئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو حذف کر دیا مَبُوْعٌ ہو گیا پھر فا کلمہ با کو کسرہ دیا تاکہ یا کے حذف پر دلالت کرے مَبِوْعٌ ہو گیا اب واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوا لہذا قاعدہ (۳) سے واؤ کو یا سے بدل دیا مَبِيْعٌ ہو گیا۔

نوٹ: مَقُوْلٌ میں جو دراصل مقوُوْلٌ تھا واؤ اول کی حرکت ماقبل کو دیدی گئی حالانکہ وہ مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہوا ہے اسی طرح مَبِيْعٌ میں جو دراصل مَبْيُوْعٌ تھا یا کی حرکت ماقبل کو دیدی گئی حالانکہ وہ بھی واؤ مدہ زائدہ سے پہلے ہے خلاصہ یہ کہ اسم مفعول کے واؤ زائدہ میں شرط رابع کا اعتبار نہیں۔

کسی کلمہ میں واؤ اور یا متحرک ہوں اور ماقبل ساکن ہو اگر وہ کلمہ اسم تفضیل، فعل تعجب یا ملحقات سے ہو تو ان واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دیں گے کیوں کہ فعل تعجب کے دو صیغے ہیں اول مَا اَقْوَلَهٗ دوم اَقْوِلْ بِهٖ (وہ کیا ہی کہنے والا ہے) اول میں حرکت نقل کر کے تعلیل کریں تو باب افعال کی ماضی اَقَالَ سے التباس ہو گا اور دوسرے میں باب افعال کے امر اَقِلْ کے ساتھ التباس ہو گا کیوں کہ دو ساکن کی وجہ سے واؤ گر جائے گا، اور اسم تفضیل میں بھی فعل تعجب پر عمل کرتے ہوئے واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دیتے ہیں اور نہ ملحق میں حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں بلکہ اسے ملحق بہ کی صورت پر باقی رکھا جاتا ہے۔

يَعْوَرُ يَصْيَدُ اَسْوَدُّ اَبْيَضُّ مَسْوَدَّةٌ (یک چشم ہوتا ہے، متکبر ہوتا ہے، کالا، سفید، سیاہ) میں بھی واؤ اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دیں گے کیوں کہ سب کلمات لون و عیب کے معنی پر مشتمل ہیں لہذا شرط (۶) کی وجہ سے واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دی جائے گی۔ شَرْيَفَ (بڑھتی ہوئی کھیتی کے پتے کاٹے) اور جَهْوَرَ (بلند آواز والا ہوا) میں یا اور واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دی کیوں کہ یہ رباعی مجرد سے ملحق ہیں جب اُس

میں تعلیل نہیں کی تو ان میں بھی تعلیل نہیں کریں گے۔

فائدہ: اسم آلہ کے وزن پر ہونا بھی نقل حرکت کے لیے مانع ہے، خواہ اسم آلہ ہی کے معنی میں ہو جیسے: مِخْیَطٌ (سینے کا آلہ) یا مبالغہ کے معنی میں ہو جیسے: مِعْوَنٌ (بہت زیادہ مدد کرنے والا) (نوادر لاصول ص: ۱۵۳)

قاعدہ (۹)- ان واؤ اور یا کی حرکت جو ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوں تو ان کے ماقبل کو ساکن کر کے واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں پھر واؤ یا ہو جاتا ہے جیسے: قِیْلَ (کہا گیا) بِیْعَ (بیچا گیا) اُخْتِیْرَ (پسند کیا گیا) اُنْقِیْدَ (پیروی کیا گیا)۔ قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی ماقبل کی حرکت ختم کرنے کے بعد پھر ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو یا سے بدل دیا قِیْلَ ہو گیا۔ بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو با کو دیدی ماقبل کی حرکت ختم کرنے کے بعد لہذا بِیْعَ ہو گیا۔ اُخْتِیْرَ اصل میں اُخْتُیِرَ تھا یا افتعال کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو ماقبل (تا) کو ساکن کر کے یا کی حرکت (تا) کو دیدی اُخْتِیْرَ ہو گیا۔ اُنْقِیْدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا واؤ انفعال کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اس کی حرکت ماقبل (قاف) کو دیدی قاف کو ساکن کرنے کے بعد تو اب واؤ سے پہلے قاف پر کسرہ ہو گیا تو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو یا سے بدل دیا اُنْقِیْدَ ہو گیا۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ ماقبل والے حرف کی حرکت کو باقی رکھیں واؤ اور یا کو ساکن کردیں اور یا کو واؤ کردیں جیسے: قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ میں قُوْلَ اصل میں قُوِلَ تھا صرف واو کو ساکن کر دیا قُوْلَ ہو گیا کیوں کہ ماقبل ضمہ موجود ہے۔ بُوْعَ اصل میں بُیِعَ تھا یا کو ساکن کر دیا بُیْعَ ہو گیا پھر ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے یا کو واؤ سے بدل دیا بُوْعَ ہو گیا۔ اُخْتُوْرَ اصل میں اُخْتُیِرَ تھا یا کو ساکن کر دیا اُخْتُیْرَ ہوا پھر تا پر ضمہ ہونے کی وجہ سے اس یا کو واؤ سے بدل دیا اُخْتُوْرَ ہو گیا۔ اُنْقُوْدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا واؤ کو ساکن کر دیا اُنْقُوْدَ ہو گیا۔

اور تبدیلی کی صورت میں فا کے کسرہ میں ضمہ کی بو دینا بھی جائز ہے یعنی قِیْلَ بِیْعَ کو اس طرح سے ادا کرنا کہ قاف اور با کے کسرہ میں ضمہ کی بو پائی جائے یعنی نہ واؤ تمام نہ یا تمام ادا کی جائے بلکہ فا کے کسرہ کو ضمہ کی جانب اور یائے ساکنہ کو واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھا جائے۔

اور اس قاعدہ میں شرط یہ ہے کہ معروف میں تعلیل ہو چکی ہو (تا کہ فرع کو اصل پر فوقیت حاصل نہ ہو) یہی وجہ ہے کہ اُعْتُوِرَ (یکے بعد دیگرے لیا گیا) ماضی مجہول میں واؤ کی حرکت نقل کر کے تا کو نہیں دیں گے کیوں کہ اس کے معروف اِعْتَوَرَ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ اور جب یہ واؤ اور یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے جمع مؤنث غائب سے آخر تک سارے صیغوں میں گر جائیں گے تو واوی مفتوح العین میں یعنی جس کا عین کلمہ ماضی میں مفتوح ہو اور واؤ ہو تو فا کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جیسے: قُلْتُ اور قُلْتُ مفتوح العین واوی ہے جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا اور طُلْتُ مضموم العین واوی ہے جیسے طَالَ اصل میں طَوُلَ تھا۔ قُلْنَ جمع مؤنث غائب اصل میں قَوَلْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا قَالْنَ ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا قَلْنَ ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ واؤ کے حذف پر دلالت کرے قُلْنَ ہوگیا۔ اسی طرح طُلْنَ اصل میں طَوُلْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا طَالْنَ ہوا اجتماع ساکنین ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا طَلْنَ ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ واؤ کے حذف پر دلالت کرے طُلْنَ ہوگیا۔ اب جمع مونث غائب سے جمع متکلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے۔

یائی اور واوی مفتوح العین میں یعنی جس فعل کا عین کلمہ یا تو یا ہو یا واؤ ہو تو جمع مؤنث غائب سے آخر تک واؤ اور یا کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں جیسے: بِعْتُ خِفْتُ۔ بَاعَ جو اصل میں بَيَعَ تھا اس سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ بِعْنَ ہے جو اصل میں بَيَعْنَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا بَاعْنَ ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور عین کے درمیان الف گر گیا بَعْنَ ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے دل دیا تاکہ یا کے حذف پر دالت کرے بِعْنَ ہوگیا۔ ہوگیا۔ پھر بِعْتُ وغیرہ سب اسی وزن پر آے ہیں۔ خِفْتُ (جو کہ خَافَ سے ہے اور مکسور العین واوی ہے اصل میں خَوِفَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا خَافَ ہوگیا اس) سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ خِفْنَ ہے اصل میں خَوِفْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ کو الف سے بدل دیا خَافْنَ ہوا، دو ساکنوں کا اجتماع ہوا الف اور فا کے درمیان الف گر گیا خَفْنَ ہوگیا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا

تاکہ باب کے مکسور العین ہونے پر دالت کرے۔کیوں کہ ماضی میں عین کلمہ مکسور ہے یعنی خَوِفَ ہے خِفْنَ ہوگیااور قاعدہ ہے کہ وہ کلمہ خود مکسور العین ہویاوہ کلمہ یائی ہوتوفا کلمہ کو کسرہ دیاجائے گااور اگر مفتوح العین ہویامضموم العین ہوتوضمہ دیاجائے گاجیسے قُلْنَ مفتوح العین اور طُلْنَ مضموم العین میں ضمہ دیااور خِفْنَ مکسور العین واوی بِعْنَ معتل عین یائی میں کسرہ دیاگیا پھراس وزن پر بِعْتُ اور خِفْتُ ہے۔اس وقت معروف خَافَ اور مجہول خِيْفَ اور بَاعَ معروف بِيْعَ مجہول جمع مؤنث غائب سے آخر تک اسی وزن پر ہوجائیں گے جیسے: خِفْتُ اور بِعْتُ معروف و مجہول قُلْتُ اور طُلْتُ معروف و مجہول یکساں ہوں گے۔

اب واحد مذکر حاضر سے جمع متکلّم تک قاعدہ (۹) جاری ہوگا یعنی قُلْت، طُلْتَ، بِعْتَ، خِفْتَ کی اصل قُوِلْتَ، طُوِلْتَ، بُيِعْتَ، خُوِفْتَ تھی توان تمام میں ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واؤیایاواقع ہوئے اور ان کے معروف میں تعلیل بھی ہوچکی ہے توان واؤاور یا کے ماقبل کوساکن کرکے ان کی حرکت ماقبل کودیدی پھراجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ واؤاور یاگر گیے تو مفتوح العین اور مضموم العین میں فاکلمہ کوضمہ دیا جیسے قُلْتَ طُلْتَ، یائی اور مکسور العین واوی میں فاکلمہ کوکسرہ دیاجیسے بِعْتَ، خِفْتَ اب جمع متکلّم تک یہی وزن اور یہی قاعدہ رہے گا۔

باب استفعال کی ماضی مجہول میں اس قاعدہ (۹) سے حرکت نقل نہیں ہوئی ہے بلکہ قاعدہ (۸) سے ہوئی ہے لہذا اس میں قِيْلَ کی تمام صورتیں جیسے قُوْلَ اور اشمام جاری نہیں ہوگا یعنی اُسْتُقْوِمَ اور اشمام نہیں ہوگا، بلکہ اِسْتَقَامَ کی ماضی مجہول اُسْتُقِيْمَ (کھڑا کیا گیا) کی اصل اُسْتُقْوِمَ تھی واؤکی حرکت ماقبل ساکن قاف کودیدی ماقبل کسرہ ہوجانے کے بعد واؤ کویاسے بدل دیااُسْتُقِيْمَ ہوگیا۔

تنبیہ: اُسْتُقِيْمَ باب استفعال کی ماضی مجہول ہے مگراس میں قاعدہ يَقُوْلُ اور يَبِيْعُ جاری ہوا ہے قِيْلَ اور بِيْعَ کا جاری نہیں ہواکیوں کہ اُسْتُقِيْمَ کی یا دراصل مکسور اور ماقبل ساکن تھا چنانچہ اس میں یاکی حرکت ماقبل کونقل کی گئی ہے اور کچھ نہیں کیاگیاہے یعنی ماقبل کوساکن کرنا نہیں پڑاکیوں کہ وہ توخود ہی ساکن تھالہذا استفعال میں قِيْلَ کی دوسری صورت قُوْلَ کی طرح

اُسْتُقْوِمَ صحیح نہیں اور نہ اشمام کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ صورتیں صرف قاعدہ(۹) کے ساتھ خاص ہیں اور یہاں قاعدہ(۸)جاری ہوا ہے

قاعدہ(۱۰)

(الف) اگر فعل کے لام کلمہ میں واؤ اور یا واقع ہوں، واؤ کے ماقبل ضمہ ہو اور یا کے ماقبل کسرہ ہو تو یَفْعِلُ تَفْعِلُ اَفْعِلُ نَفْعِلُ یا یَفْعُلُ تَفْعُلُ اَفْعُلُ نَفْعُلُ میں وہ واؤ اور یا ساکن ہو جاتے ہیں جیسے: یَدْعُو (بلاتا ہے)، یَرْمِيْ (وہ تیر پھینکتا ہے)۔یَدْعُو اصل میں یَدْعُوُ تھا واؤ فعل کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا اور اس سے پہلے ضمہ ہے تو اس واؤ کو ساکن کر دیا یَدْعُوا ہو گیا۔یَرمِي اصل میں یَرْمِيُ تھا یا فعل کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اور ماقبل اس کے کسرہ ہے لہذا اس یا کو ساکن کر دیا یَرْمِي ہو گیا۔

(ب) اگر وہ واؤ اور یا فتحہ کے بعد واقع ہوں تو قَالَ کے قاعدہ (یعنی قاعدہ ۷) کے مطابق کہ واؤ متحرک ہو اور ماقبل اس کا مفتوح ہو تو اس واؤ کو الف سے بدل دیتے ہیں لہذا واؤ کو الف سے بدل دیں گے جیسے: یَخْشیٰ (وہ ڈرتا ہے) یَرْضیٰ (وہ راضی ہوتا ہے) کہ اصل میں یَخْشَيُ اور یَرْضَوُ تھے پہلے مثال میں یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا اور دوسری مثال میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح لہذا اس واؤ کو الف سے بدل دیا یَخْشیٰ یَرْضیٰ ہو گیے۔

(ج) اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور اس واؤ کے بعد بھی واؤ ہو یا یا کسرہ کے بعد ہو اور اس یا کے بعد بھی یا ہو تو وہ واؤ اور یا ساکن ہو جاتے ہیں پھر دو ساکنوں کے اجتماع کی وجہ سے واؤ اور یا گر جاتے ہیں یعنی کسی جگہ واؤ گرتا ہے اور کسی جگہ یا گرتی ہے جیسے: یَدْعُوْنَ (وہ بلاتے ہیں) اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا واؤ فعل کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے ساکن کر دیا دو ساکنوں کا اجتماع ہوا یعنی دو واؤ ساکن جمع ہوئے ایک گر گیا یَدْعُوْنَ ہو گیا۔یَرْمِيْنَ (وہ سب عورتیں تیر مارتی ہیں) اصل میں یَرْمِيِيْنَ تھا یا فعل کے لام کلمہ میں واقع ہوئی اور ماقبل اس کے کسرہ ہے تو اس یا کو ساکن کر دیا پھر دو ساکن جمع ہوئے یعنی دو یا جمع ہوئیں لہذا ایک گر گئی یَرْمِيْنَ ہو گیا

(د) اور اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور واؤ کے بعد یا ہو یا یا کسرہ کے بعد ہو اور اس یا کے بعد واؤ ہو تو ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں پھر واؤ یا ہو جاتا ہے اور یا واؤ ہو جاتی ہے اور دو سکون کی وجہ سے کبھی واؤ اور کبھی یا گر جاتے ہیں۔تَدْعِيْنَ (تو ایک

عورت بلاتی ہے)اصل میں تَدْعُوِ یْنَ تھاواؤ ضمہ کے بعد واقع ہوااور اس واؤ کے بعد یا ہے توماقبل عین کوساکن کرنے کے بعد اس واؤ کی حرکت عین کو دیدی دو ساکنوں کا اجتماع ہوا واؤ اور یا کے درمیان واؤ گر گیا تَدْعِیْنَ ہو گیا۔ یَرْمُوْنَ (وہ سب مذکر تیر مارتے ہیں ہیں)اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا یا کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس یا کے بعد واؤ واقع ہے توماقبل میم کوساکن کرنے کے بعد یا کی حرکت میم کو دیدی دو ساکنوں کا اجتماع ہوا یا اور واؤ کے درمیان یا گر گئی یَرْمُوْنَ ہو گیا۔ ایسے ہی لَقُوْ (وہ سب ملے) اور رُمُوْ ہیں لَقُوْ اصل میں لَقِیُو تھا اور رُمُو (وہ سب مذکر تیر مارے گیے)اصل میں رُمِیُوْ تھا یا کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس کے بعد واؤ ہے تو اس یا کی حرکت ماقبل کو دیدی ماقبل کی حرکت حذف کرنے کے بعد پھر یا کو واؤ سے بدل دیا لَقُوْوْ اور رُمُوْو ہو گیا دو واؤ ساکن کا اجتماع ہوا ایک گر گیا لَقُو اور رُمُوْ ہو گیا۔

قاعدہ(۱۱)- وہ واؤ جو کسرہ کے بعد کنارے میں واقع ہو تو وہ یا سے بدل جاتا ہے جیسے: دُعِيَ (وہ بلایا گیا)اصل میں دُعِوَ تھا واؤ کسرہ کے بعد آخر میں واقع ہوا تو اسے یا بدل دیا دُعِيَ ہو گیا۔ دُعِیَا (وہ دو مذکر بلائے گیے)اصل میں دُعِوَا تھا واؤ کسرہ کے بعد کنارے میں واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا دُعِیَا ہو گیا۔ دَاعِیَانِ (دو بلانے والے مذکر)اصل میں دَاعِوَانِ تھا واؤ کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا دَاعِیَانِ ہو گیا۔ دَاعِیَةٌ (ایک بلانے والی عورت)اصل میں دَاعِوَةٌ تھا واؤ کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا دَاعِیَةٌ ہو گیا۔

قاعدہ(۱۲)- وہ یا جو ضمہ کے بعد کنارے میں واقع ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے: نَهُوَ (کامل العقل ہوا) کہ اصل میں نَهُيَ تھا یا ضمہ کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو اسے واؤ سے بدل دیا نَهُوَ ہو گیا۔

قاعدہ(۱۳)- واؤ مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد ہو اور فعل میں بھی تعلیل ہو چکی ہو تو وہ واؤ یا ہو جاتا ہے جیسے: قِیَامًا (کھڑا ہونا) جو قَامَ کا مصدر ہے صِیَامًا (روزہ رکھنا) صَامَ کا مصدر ہے اصل میں قِوَامًا صِوَامًا تھے تو ان کے مصدر میں عین کلمہ واؤ کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا قِیَامًا صِیَامًا ہو گیے کیوں کہ ان کے فعل قَامَ صَامَ جو اصل میں قَوَمَ صَوَمَ تھے ان میں تعلیل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس واؤ

کوالف سے بدل دیا گیا قَامَ اور صَامَ ہوگیے۔ قِوَامًا میں تعلیل نہیں کی کیوں کہ اس کا فعل قَاوَمَ (مقابلہ کیا) مفاعلت سے اس میں بھی واؤ متحرک ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو الف سے نہیں بدلا گیا ہے اور قَاوَمَ باقی رکھا گیا ہے لہذا اس کے مصدر قِوَامًا میں بھی تعلیل نہیں کی گئی۔

اور اسی طرح واؤ اور ماقبل اس کے کسرہ ہو اور وہ واؤ جمع کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہو اور اس کے مفرد میں تعلیل ہو چکی ہو یا مفرد میں یہ واؤ ساکن ہو تو وہ واؤ یا ہو جائے گا جیسے: حِیَاضٌ جو کہ حَوْضٌ کی جمع ہے اور یہ واؤ جمع میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہے اصل میں حِوَاضٌ تھا تو ماقبل ''ح'' پر کسرہ ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو یا سے بدل دیا حِیَاضٌ ہو گیا اور مفرد میں اس کا واؤ ساکن ہے۔ جِیَادٌ (عمدہ) جو کہ جَیِّدٌ کی جمع ہے در اصل جمع میں جِوَادٌ تھا تو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو یا سے بدل دیا جِیَادٌ ہو گیا۔ اور تعلیل کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ یا تو اس کے مفرد میں تعلیل ہو چکی ہو یا وہ واؤ مفرد میں ساکن ہو جیسے حَوْضٌ مفرد میں واؤ ساکن ہے رہا جِیَادٌ جو جَیِّدٌ کی جمع ہے اور جَیِّدٌ اصل میں جَیْوِدٌ تھا اور اس میں تعلیل کی ہے کہ واو کو یا کیا پھر یا کا یا میں ادغام کر کے جَیِّدٌ ہوا ہے اور یہ مفرد ہے اور اس مفرد میں تعلیل ہوئی ہے لہذا اس کی جمع جِیَادٌ میں بھی تعلیل ہوگی۔

قاعدہ (۱۴)- جب کسی کلمہ غیر ملحق میں واؤ اور یا غیر مبدل جمع ہو جائیں اور اول ساکن ہو تو وہ واؤ یا ہو کر یا کا یا میں ادغام ہو جاتا ہے اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جاتا ہے جیسے: سَیِّدٌ (سردار، آقا) اصل میں سَیْوِدٌ تھا واؤ اور یا غیر مبدل ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور یا ساکن ہے تو اس واؤ کو یا کر دیا سَیْیِدٌ ہو گیا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیا سَیِّدٌ ہو گیا۔ مَرْمِیٌّ (تیر مارا ہوا، اسم مفعول) اصل میں مَرْمُوْيٌ تھا واؤ اور یا غیر مبدل ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور واؤ ساکن ہے تو اس واؤ کو یا کر دیا مَرْمُیْيٌ ہو گیا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیا مَرْمُیٌّ ہو گیا پھر ماقبل ''میم'' کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہو گیا۔ مُضِیٌّ (گزرنا) جو مَضٰی کا مصدر ہے اصل میں مُضُوْيٌ تھا واؤ اور یا غیر مبدل ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور واؤ ساکن ہے تو واؤ کو یا کر دیا مُضُیْيٌ ہو گیا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیا مُضُیٌّ ہو گیا پھر ''ضَاد'' کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُضِیٌّ ہو گیا۔ اور اس میں فا کو کسرہ دینا عین کلمہ کی اتباع

کرتے ہوئے جائز ہے یعنی مِضِيٌّ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اَوَی یَاوِي کے امر اِیْوِ (تو پناہ لے) اور ضَیْوَنٌ (بلاّ) میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا اگرچہ ان میں واؤ اور یا جمع ہیں مگر یہ مبدل ہیں لہذا اِیْوِ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیوں کہ اس میں یا ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اصل میں اِئْوِ تھا۔ اور ضَیْونٌ میں بھی اگرچہ واؤ اور یا ایک کلمہ میں ایک ساتھ جمع ہیں لیکن تبدیلی کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ غیر ملحق ہو اور ضَیْوَنٌ رباعی مجرد سے ملحق ہے لہذا اس میں بھی قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

تنبیہ: قاعدہ (۱۴) میں ایک اور شرط ہے جو مصنف علیہ الرحمہ نے ذکر نہیں کی اور وہ یہ کہ واؤ اور یا ایک کلمہ میں ہوں اگر الگ الگ کلمہ میں ہوں گے تو یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا جیسے: رأي وزیرُ المعَارِفِ (وزیر تعلیم کو دیکھنے والا) اس میں رأي کی یا اور وزیر کی واؤ الگ الگ کلمہ میں ہیں اس لیے واؤ کو یا سے نہیں بدلا گیا۔

قاعدہ (۱۵)- ایسا کلمہ جو فُعُوْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں دو واؤ ہوں تو دونوں واؤ یا ہو جاتے ہیں اور یا کا یا میں ادغام ہو جاتا ہے اور ماقبل حرف پر جو ضمہ ہے وہ کسرہ ہو جاتا ہے اور فا کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے۔ جیسے: دِلِيٌّ اصل میں دُلُوْوٌ (ڈھول) تھا (اور دُلُوْو دَلْوٌ کی جمع ہے) فُعُوْلٌ کے وزن پر ہے اور آخر میں دو واؤ ہیں لہذا قاعدہ کے مطابق دونوں واؤ کو یا سے بدل دیا اور پھر یا کا یا میں ادغام کر دیا دُلُيٌّ ہو گیا پھر ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا دُلِيٌّ ہو گیا اور فا کلمہ کو عین کلمہ کی مناسبت سے کسرہ دینا بھی جائز ہے یعنی دِلِيٌّ بھی کہا جا سکتا ہے۔

قاعدہ (۱۶)- جو واؤ اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد ہو وہ کسرہ کے بعد ہو کر یا ہو جاتا ہے اور یا ساکن ہو جاتی ہے پھر تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے وہ یا گر جاتی ہے جیسے: اَدْلٍ اصل میں اَدْلُوٌ (ڈھول) تھا اور اَدْلُوٌ دَلْوٌ کی جمع ہے واؤ اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی پہلے لام کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا اور واؤ کو یا سے بدل دیا اَدْلِيٌ ہو گیا اور یا کسرہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے ساکن کر دیا کیوں کہ یا بھی کسرہ کے بعد ساکن ہو جاتی ہے اب دو ساکنوں کا اجتماع ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گر گئی اَدْلٍ ہو گیا۔ تَعَلٍّ وَ تَعَالٍ، جو کہ تفعّل اور تفاعل کے مصدر ہیں اصل میں تَعَلُّوٌ وَ تَعَالُوٌ (بلند ہونا) تھے واؤ لام کلمہ کی جگہ ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی پہلے لام کے ضمہ کو

کسرہ سے بدلا پھر واؤ کو یا کرکے یا کو ساکن کر دیا دو ساکنوں کا اجتماع ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گر گئی تَعَلٍّ اور تَعَالٍ ہو گیا۔ اَظْبٍ (ہرن) اصل میں اَظْبُيٌ (ظَبْيٌ کی جمع) تھا یا ضمہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی پہلے با کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا پھر یا کو ساکن کر دیا اجتماع ساکنین ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گر گئی اَظْبٍ ہو گیا۔

قاعدہ(۱۷)- جو واؤ اور یا فَاعِلٌ کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوں اور فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو وہ واؤ اور یا ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے: قَائِلٌ (کہنے والا) اصل میں قَاوِلٌ تھا واؤ فَاعِلٌ کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا قَائِلٌ ہو گیا۔ بَائِعٌ (بیچنے والا) اصل میں بَايِعٌ تھا یا فَاعِلٌ کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا بَائِعٌ ہو گیا۔ اور چوں کہ ان کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہے اس لیے کہ ان کے فعل قَالَ بَاعَ ہیں لہذا ان کے مشتقات میں بھی تعلیل کریں گے (اگر فعل میں تعلیل نہ ہوئی ہو تو اسم فاعل میں بھی تعلیل کرکے واؤ کو ہمزہ سے نہیں بدلا جائے گا جیسے اَلرَّاوِي روایت کرنے والا کہ اس میں عین کلمہ اگرچہ واؤ ہے مگر ہمزہ سے نہیں بدلا کیوں کہ اس کے فعل میں بھی تعلیل نہیں ہوئی چنانچہ رَوٰی یَرْوِیْ میں واؤ اپنی حالت پر موجود ہے)۔

فائدہ: کبھی اسم فاعل میں حرف علت کو حذف بھی کر دیتے ہیں جیسے هَارٍ کہ اصل میں هَايِرٌ تھا قرآن حکیم میں عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ آیا ہے۔

سوال: صرفیوں نے اس قاعدہ کی تقریر اسم فاعل کے ساتھ مختص کی ہے مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے ''عین فاعل'' کہہ کر تعمیم کر دی ہے اس میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: دیگر صرفیوں کی تقریر سے فاعل نسبتی جیسے سَائِفٌ بمعنی صاحب سیف اس قاعدہ سے خارج ہوتا ہے کیوں کہ اس پر اسم فاعل کی تعریف صادق نہیں آتی۔ حالانکہ فاعل نسبتی میں بھی یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے مگر مصنف کی تقریر فاعل نسبتی کو جامع ہے کیوں کہ یہ تقریر اسم فاعل میں نہیں بلکہ فاعل میں ہے

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس قاعدہ میں یہ شرط لگائی ہے کہ ''فعل میں تعلیل ہو چکی ہو'' اس شرط سے فاعل نسبتی خارج ہو جاتا ہے کیوں کہ اس کا فعل نہیں ہوتا؟

جواب: فعل میں تعمیم ہے حقیقۃً ہو یا حکماً۔ فاعل نسبتی کا فعل حکماً یعنی مفروض ہے تاکہ وہ اس

قاعدہ سے خارج نہ ہو۔

قاعدہ(۱۸)- واؤ، یا اور الف زائد، الف مفاعل کے بعد واقع ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے: عَجَائِزُ (عَجُوْزٌ کی جمع، بوڑھی عورت) اصل میں عَجَاوِزُ تھا واؤ الف مَفَاعِل کے بعد واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا عَجَائِزُ ہوگیا۔ شَرَائِفُ (معزز، مکرم) اصل میں شَرَایِفُ تھا یا الف مَفَاعِل کے بعد واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا شَرَائِفُ ہوگیا۔ رَسَائِلُ (پیغام، مقالہ، خط) جو رِسَالَۃٌ کی جمع ہے اس کے مفرد سے جمع تکسیر بناتے وقت تیسری جگہ الف تکسیر لائے تو الف زائد ہمزہ ہوگیا یعنی جمع تکسیر بناتے وقت اس طرح رَسَاالُ ہوا تو یہ الف جو زائد ہے اسے ہمزہ سے بدل دیا رَسَائِلُ ہوگیا۔ مَصَائِبُ (پریشانیاں) جو کہ مُصِیْبَۃٌ کی جمع ہے اصل میں مَصَایِبُ تھا اس میں یا کے اصلی ہونے کے باوجود یا کا ہمزہ ہوجانا شاذ ہے یعنی واحد میں یا اصلی ہے اور قاعدہ ہے کہ وہ واؤ، یا اور الف زائد یہ کسی کلمہ میں زائد ہوں تب ان کو ہمزہ سے بدلا جاتا ہے اور یہاں اصلی ہونے کے باوجود یا کو ہمزہ سے بدلا گیا ہے لہذا مصنف نے فرمایا کہ ایسا ہونا یعنی اصلی ہونے کے باوجود یا کا ہمزہ ہوجانا شاذ ہے۔

فائدہ: مفاعل سے مراد مفاعل کا وزن صوری ہے، یعنی جس میں اول دو حرف مفتوح ہوں تیسری جگہ الف ہو الف کے بعد دو حرف ہوں جن میں اول مکسور ہو۔

قاعدہ(۱۹)- واؤ اور یا الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوں تو ہمزہ ہوجاتے ہیں جیسے: دُعَاءٌ (دعا)، رُوَاءٌ (رونق) یہ مصدر ہیں جو اصل میں دُعَاوٌ، رُوَايٌ تھے پہلی مثال میں واؤ الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا دُعَاءٌ ہوگیا۔ دوسری مثال میں یا الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا رُوَاءٌ ہوگیا۔ دِعَاءٌ (بلانے والے) اصل میں دِعَايٌ تھا جو کہ دَاعٍ کی جمع ہے یا الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا دِعَاءٌ ہوگیا۔ اَسْمَاءٌ (نام) اصل میں اَسْمَاوٌ تھا جو کہ اِسْمٌ کی جمع ہے اور اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ تھا (اگر اسم کی اصل "وِسْمٌ" ہوتی تو اس کی جمع "اَوْسَامٌ" آتی) واؤ الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اَسْمَاءٌ ہوگیا۔ اَحْیَاءٌ (زندے) جو حَيٌّ کی جمع ہے اصل میں اَحْیَايٌ تھا یا الف زائد کے بعد طرف

میں واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اَحیَاءٌ ہوگیا۔ کِسَاءٌ (چادر)، رِدَاءٌ (چادر)، اصل میں کِسَاوٌ، رِدَايٌ تھے پہلی مثال میں واؤ اور دوسری مثال میں یا الف زائد کے بعد واقع ہوئے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا کِسَاءٌ رِدَاءٌ ہوگیے اور یہ دونوں اسم جامد ہیں (یہ قاعدہ مصدر، جمع، مفرد، مشتق جامد سب میں جاری ہوگا)۔

قاعدہ(۲۰)- جو واؤ چوتھی جگہ یا زائد جگہ واقع ہو، وہ واؤ ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد نہ ہو تو وہ یا ہوجاتا ہے جیسے: یُدْعَیَانِ (وہ دو بلائے جاتے ہیں)، اَعْلَیْتُ (میں بلند ہوا)، اِسْتَعْلَیْتُ (میں بڑا بنا)۔ یُدْعَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ تھا واؤ کلمہ کی چوتھی جگہ واقع ہوا ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد بھی نہیں ہے لہذا اس واؤ کو یا سے بدل دیا یَدْعَیَانِ ہوگیا۔ اَعْلَیْتُ اصل میں اَعْلَوْتُ تھا واؤ کلمہ کی چوتھی جگہ واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا اَعْلَیْتُ ہوگیا۔ اِسْتَعْلَیْتُ اصل میں اِسْتَعْلَوْتُ تھا واؤ چوتھی جگہ سے زائد میں واقع ہوا ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد بھی نہیں ہے تو اسے یا سے بدل دیا اِسْتَعْلَیْتُ ہوگیا۔ مَدَاعِيٌّ جو کہ مِدْعَاءٌ (بلانے کے بہت سے آلے) کی جمع ہے اور اسم آلہ ہے اصل میں مَدَاعِيوُ تھا علماے صرف کے نزدیک واؤ کو یا کرکے یا کا یا میں ادغام کردیا مَدَاعِيٌّ ہوگیا اور واؤ کی تبدیلی یا سے اسی قاعدہ (۲۰) سے ہوئی ہے۔ اور اس میں سَیِّدٌ کا قاعدہ (۱۴) جاری نہ کیا کیوں کہ اُس میں شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا غیر مبدل ہوں اور یہاں مَدَاعِيوُ کی یا الف سے بدلی ہوئی ہے کیوں کہ مِدعَاءٌ کی تکسیر بناتے وقت جب تیسری جگہ الف لاکر اس کے مابعد کو کسرہ دیا یعنی مَدَاعِ ہوا تو مِدْعَاءٌ کا الف ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہوگیا۔

سوال: اِجْتَوَرَ (باری باری کیا)، اِسْتَحْوَذَ (غالب ہوا)، اور تَجَاوَرَ (باری باری لیا) میں واؤ یا کیوں نہیں ہوا جبکہ چوتھی جگہ واؤ زائد واقع ہے ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد بھی نہیں؟

جواب: اس واؤ سے مراد وہ ہے جو لام کلمہ ہو جیسا کہ امثلہ یعنی یُدْعَیَانِ وغیرہ سے ہوتا ہے۔ چونکہ اِجْتَوَرَ وغیرہ میں واؤ لام کلمہ نہیں اس لیے یا نہیں ہوا۔

قاعدہ(۲۱)- الف ضمہ کے بعد واؤ ہوجاتا ہے جیسے: ضُوْرِبَ (باب مفاعلت سے مجہول کا صیغہ ہے، مارا گیا)) وَضُوَیْرِبٌ، ضَارِبٌ اسم فاعل کی تصغیر ہے۔ ضُوْرِبَ اصل میں ضُارِبَ تھا الف ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واؤ سے بدل دیا ضُوْرِبَ ہوگیا۔

ضُوَیْرِبٌ اصل میں ضُایِرِبٌ تھا الف ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واؤ سے بدل دیا ضُوَیْرِبٌ ہوگیا۔اور کسرہ کے بعد الف یا ہوجاتا ہے جیسے: مَحَارِیْبُ اصل میں مَحَارِابُ تھاالف کسرہ کے بعد واقع ہواتواسے یاسے بدل دیامَحَارِیْبُ ہوگیا۔

قاعدہ(۲۲)- تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الف زائد واقع ہو تو وہ یا ہوجاتا ہے جیسے: حُبْلَیَانِ (دو حاملہ عورتیں)اصل میں حُبْلیٰ تھاتوآخر میں الف ہے جو حرکت کو قبول نہیں کرتااس لیے تثنیہ بناتے وقت الف کو یاسے بدل دیاحُبْلَیَانِ ہوگیا۔ حُبْلَیَاتٌ (سب حمل ہونے والی عورتیں) میں بھی جو الف زائد تھاتو جب جمع مؤنث سالم بنائی تو سالم کے الف سے پہلے جو الف تھا وہ یا سے بدل دیا (کیوں کہ الف حرکت قبول نہیں کرتا ہے)حُبْلَیَاتٌ ہوگیا۔

قاعدہ(۲۳)- جو یا جمع کے وزن فُعْلٌ اور فُعْلیٰ مؤنث صفت کے صیغہ میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہو تو وہ یا کسرہ کے بعد ہوجاتی ہے جیسے: بِیْضٌ (سفید)، بَیْضَاءُ کی جمع ہے اصل میں بُیْضٌ تھایاجمع میں فُعْلیٰ کے وزن پر عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تواسے کسرہ کے بعد کردیایعنی ماقبل ضمہ کوکسرہ سے بدل دیایاکی مناسبت سے بِیْضٌ ہوگیا۔حِیْکیٰ (اَحْیَكُ کا مؤنث ہے،ناز سے چلنے والی عورت)جو اصل میں حُیْکیٰ تھااس میں بھی یا جمع میں فُعْلیٰ کے وزن پر عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تواسے کسرہ کے بعد کردیایعنی ماقبل کے ضمہ کوکسرہ سے بدل دیایا کی مناسبت سے حِیْکیٰ ہوگیا۔اس میں یاکے ماقبل کاضمہ کسرہ سے بدلاگیاکیوں کہ یہ صفت کاصیغہ ہے۔اور قاعدہ ہے فُعْلیٰ صفت کاصیغہ ہواور اس میں یاہو تو یاکے ماقبل کاضمہ کسرہ ہوجاتاہے اور اگر فُعْلیٰ اسمی میں یاضمہ کے بعد ہو تواس یاکو قاعدہ (۳) سے واؤ سے بدل دیا جاتاہے جیسے: طُوْبیٰ (زیادہ اچھی)اصل میں طُیْبیٰ تھایاساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی تواسے واؤ سے بدل دیاطُوْبیٰ ہوگیا۔

فائدہ

اسم صفت: وہ اسم ہے جس کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں کسی صفت کالحاظ کیاگیاہو جیسے: بِیْضٌ: سفید چیزیں۔

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں کسی صفت کا لحاظ نہ کیاگیاہو

جیسے: عُثْمَانُ، اس کو اسم جامد بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: اسم تفضیل کو اسم کا حکم دیا گیا ہے طُوْبیٰ (زیادہ اچھی) جو اَطْیَبُ کا مؤنث ہے اصل میں طُیْبیٰ تھا اور کُوْسیٰ (زیادہ ہوشیار عورت) جو اَکْیَسُ کا مؤنث ہے اصل میں کُیْسیٰ تھا ان میں یا کو واؤ کر دیا اسم تفضیل کو فُعْلیٰ اسمی کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کیوں کہ یہ الف لام، اضافت یا مِنْ کے بغیر استعمال نہیں ہوتا ہے اور یہ تینوں اسم کے خواص سے ہیں۔

قاعدہ (۲۴)- فَعْلُوْلَۃٌ مصدر کے عین کلمہ کا واؤ یا ہو جاتا ہے جیسے: کَیْنُوْنَۃٌ (ہونا) جو اصل میں کُوْنُوْنَۃٌ تھا (مصنف علیہ الرحمہ نے کوفیوں کے مذہب کو اختیار فرمایا ہے جبکہ صرفیوں نے اس کی اصل کَیْوَنُوْنَۃٌ نکالی ہے اور سَیِّدٌ کا قاعدہ جاری کر کے واؤ کو یا کر کے پھر ایک یا کو حذف کر دیا ہے تب کَیْنُوْنَۃٌ ہوا ہے، مصنف فرماتے ہیں درست قاعدہ کوفیوں کا ہے) کاف کے ضمہ کو فتحہ سے بدل دیا پھر اس کے بعد واؤ کو یا سے بدل دیا کَیْنُوْنَۃٌ ہو گیا۔

قاعدہ (۲۵)- اوزانِ اَفَاعِلُ مَفَاعِلُ اور ان کے نظائر اگر معرف باللام ہوں یا مضاف ہوں اور ان کے آخر میں یا آئے تو وہ یا حالت رفعی و جری میں ساکن ہو جاتی ہے جیسے: هٰذِهِ الْجَوَارِيْ (یہ باندی) وَجَوَارِ يْكُمْ وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِيْ وَ جَوَارِ يْكُمْ تو یہ دونوں مثالیں حالت رفعی و حالت جری کی ہیں تو پہلی مثال میں اَلْجَوَارِي حالت رفعی میں معرف باللام ہے وَجَوَارِ يْكُمْ مضاف ہے اور یہ بھی حالت رفعی میں ہے اس لیے یا ساکن ہو گئی وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِي وَ جَوَارِ يْكُمْ یہ دونوں مثالیں حالت جری کی ہیں پہلی مثال معرف باللام کی ہے اور دوسری مضاف کی ہے تو ان میں بھی حالت جری میں یا ساکن ہو گئی ہے۔ اور اگر اضافت یا معرف باللام نہ ہوں تو حالت رفعی و جری میں یا حذف ہو جاتی ہے اور تنوین عین کلمہ سے مل جاتی ہے جیسے: هٰذِهٖ جَوَارٍ وَمَرَرْتُ بِجَوَارٍ تو پہلی مثال حالت رفعی کی ہے یہ نہ معرف باللام ہے اور نہ مضاف ہے دوسری مثال حالت جری کی ہے یہ بھی نہ معرف باللام ہے اور نہ مضاف ہے۔ اور حالت نصبی میں مطلقًا چاہے معرف باللام ہو یا مضاف ہو یا نہ ہو وہ یا مفتوح ہوتی ہے جیسے: رَاَیْتُ الْجَوَارِيَ وَرَاَئتُ جَوَارِيَ تو پہلی مثال معرف باللام کی ہے اور دوسری مثال اضافت کی ہے، اور حالت رفعی و جری میں وہ یا ساکن اس لیے ہو جاتی ہے کیوں کہ یا پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہوتا ہے اور الف لام یا اضافت کی

صورت میں یا پر تنوین نہیں آتی ہے اس لیے یا ساکن ہوجاتی ہے۔

فائدہ: مصنف علیہ الرحمہ نے حالت نصب میں مضاف کی مثال نہیں دی کیوں کہ ظاہر تھی جیسے رَأَیْتُ جَوَارِ یَکُمْ۔اور یاد رکھو کہ بعینہ تفصیل ان تمام اسماء میں ہے جن کے آخر میں یا ما قبل مکسور ہو جیسا کہ اوپر گزرا۔ چنانچہ رَامِیٌ جب معرف باللام یا مضاف ہو تو حالت رفع وجر میں یا ساکن ہوجائے گی جیسے اَلرَّامِیْ وَرَامِیْکُمْ اور لام و اضافت نہ ہو تو حذف ہوجائے گی اور تنوین عین کلمہ کو دیدیں گے جیسے هٰذَا رَامٍ وَمَرَرْتُ بِرَامٍ اور حالت نصب میں مطلقا مفتوح رہے گی جیسے رَأَیْتُ الرَّامِیَا وَرَامِیَکُمْ وَرَامِیًا۔

فائدہ: بعض لوگوں نے اشباہ آن کی تشریح میں فرمایا کہ "یعنی جو جمع اس وزن پر ہو جیسے اَوَانِیْ جمع آنِیَۃٌ وَمَدَاعِیْ جمع مَدْعًی وَجَوَارِیْ جمع جَارِیَۃٌ انتہیٰ۔ لیکن احوط یہ ہے کہ اس قاعدہ کو جمع کے ساتھ خاص نہ کیا جائے بلکہ اشباہ آن سے وہ تمام اسماء مراد لیے جائیں جن کے آخر میں یا متحرک ما قبل مکسور ہو جیسے رَامِیٌ کیوں کہ اس میں بھی بعینہ وہی تعلیل ہے جو جَوَارٍ میں ہے مراد لینا اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ورنہ رَامٍ جیسے مثالیں اس قاعدے سے خارج ہوجائیں گی اور کوئی قاعدہ مستقلہ مصنف علیہ الرحمہ نے ان جیسے مثالوں کے لیے قائم نہیں کیا واللہ اعلم بالصواب۔

قاعدہ(۲۶)- فُعْلیٰ (بضم الفا) اسم جامد کے لام کلمہ میں واؤ واقع ہو تو وہ واؤ یا ہوجاتا ہے اور صفت میں (جیسے: غُزْوٰی جنگ کرنے والی عورت) اپنے حال پر باقی رہتا ہے اور اسم تفضیل اسم جامد کا حکم رکھتا ہے یعنی اسم تفضیل میں بھی وہ واؤ یا ہوجاتا ہے جیسے: دُنْیَا (اَدْنیٰ کا مؤنث، کم تر) جو اصل میں دُنْوٰی تھا اور فُعْلیٰ کے وزن پر ہے اسم کے لام کلمہ میں واؤ واقع ہوا تو اس واؤ کو یا سے بدل دیا دُنْیَا ہوگیا۔ عُلْیَا (اَعْلیٰ کا مؤنث، بلند) جو کہ اصل میں عُلْوٰی تھا اور فُعْلیٰ کے وزن پر ہے واؤ لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اس کو یا سے بدل دیا عُلْیَا ہوگیا۔ (اسم جامد میں واؤ اس لیے یا ہوجاتا ہے کہ محل تغیر میں واقع ہے اور اسم تغیر کا متحمل بھی ہے لیکن صفت میں واؤ یا نہیں ہوتا تاکہ فُعْلیٰ اسمی اور صفتی میں فرق رہے)

اور اگر فَعْلیٰ (بفتح الفا) کے لام کلمہ میں یا آئے تو وہ یا واؤ ہوجاتی ہے جیسے: تَقْوٰی (اللہ سے خوف اور اس کی اطاعت میں عمل) اسم مصدر وَقیٰ یَقِیْ وِقَایَۃً اصل میں وَقْیَا تھا

واؤ ''فا'' کلمہ کو تا سے بدل گیا اور آخر میں یا واؤ ہو گئی تَقْوٰی ہو گیا۔

کچھ مزید ضروری قواعد

قاعدہ(۱)- ہر وہ واؤ جو ایسے '' اسم مفعول '' کا لام کلمہ ہو جس کی ماضِی ''فَعِلَ '' کے وزن پر ہو اس کو یا سے بدل دیتے ہیں ، پھر بقاعدہ ''سَیِّدٌ'' اسم مفعول کے واؤ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیتے ہیں اس کے بعد یا کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے: مَرْضِيٌّ یہ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا واؤ اسم مفعول کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا جس کی ماضِی '' فَعِلَ کے وزن پر ہے لہذا واؤ کو یا سے بدل دیا مَرْضُوْيٌ ہو گیا۔ پھر بقاعدہ '' سَیِّدٌ '' واؤ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیا مَرْضُيٌّ ہو گیا، اس کے بعد یا کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَرْضِيٌّ ہو گیا۔ (النحو الوافی، ۴/۱۶۶)

قاعدہ(۲)- ہر وہ الف اور یائے زائدہ جو ''الف مفاعل'' یا ''الف مفاعیل'' سے پہلے واقع ہوں ان کو واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے: قَاعِدَةٌ کی جمع قَوَاعِدُ ، ضِیْرَابٌ کی جمع ضَوَارِیْبُ۔ (نوادر الاصول ص:۱۵۸)

قاعدہ(۳)- اگر ''الف مفاعل'' دو واؤ یا دو یاؤں کے درمیان، یا واؤ اور یا کے درمیان واقع ہو خواہ واؤ پہلے ہو اور یا بعد میں، یا یا پہلے ہو اور واؤ بعد میں ، تو اس واؤ اور یا کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جو ''الف مفاعل'' کے بعد ہوں، دو واؤں کی مثال جیسے: اَوَّلُ کی جمع اَوَائِلُ ، یہ اصل میں اَوَاوِلُ تھا۔ دو یاؤں کی مثال جیسے: خَیِّرٌ کی جمع خَیَائِرُ یہ اصل میں خَیَایِرُ تھا۔ اس صورت کی مثال جب کہ واؤ پہلے اور یا بعد میں ہو جیسے: بَائِعَةٌ کی جمع بَوَائِعُ ، یہ اصل میں بَوَایِعُ تھا۔ اس صورت کی مثال جب کہ یا پہلے اور اور واؤ بعد میں ہو جیسے: عَیِّلٌ کی جمع عَیَائِلُ ، یہ اصل میں عَیَاوِلُ تھا۔ ضَیْوَنٌ (بلا) کی جمع ضَیَاوِنُ میں واؤ کو ہمزہ سے نہیں بدلا یہ شاذ ہے۔ (نوادر الاصول: ص۱۵۷)

قاعدہ(۴)- ہر وہ الف، واؤ اور یا جو آخر کلمہ میں عامل جازم یا وقف کی وجہ سے ساکن ہوں، وہ حذف ہو جاتے ہیں جیسے: لَمْ یَخْشَ ، لَمْ یَدْعُ . لَمْ یَرْمِ ، اِخْشَ ، اُدْعُ ، اِرْمِ ، یہ اصل میں لَمْ یَخْشیٰ ، لَمْ یَدْعُوْ ، لَمْ یَرْمِيْ ، اِخْشیٰ ، اُدْعُوْ اور اِرْمِيْ تھے۔ (پنج گنج ص:۲۲)

مضاعف کے قواعد کا بیان

قاعدہ(۱)- جب دو حرف ایک جنس کے یا قریب المخرج جمع ہوں اور پہلا حرف ساکن ہو تو اس کا دوسرے والے میں ادغام کر دیتے ہیں چاہے وہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے: مَدٌّ (دراز کرنا) اور شَدٌّ (باندھنا) یہ متجانسین کی مثال ہے اور عَبَدْتُّمْ (تم نے عبادت کی) یہ متقاربین کی مثال ہے۔ متجانسین کے ادغام میں ایک حرف لکھتے ہیں ور متقاربین میں عموماً دو لفظ جیسے عَبَدْتُّمْ۔ مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ اور شَدٌّ اصل میں شَدْدٌ تھا دونوں مثالوں میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور پہلا والا دال کلمہ ساکن ہے لہذا اس کا دوسری دال میں ادغام کر دیا مَدٌّ اور شَدٌّ ہو گیے۔ اور عَبَدْتُّمْ اصل میں عَبَدْتُمْ تھا اور اس میں دال اور تا کا مخرج قریب قریب ہے لہذا پہلا حرف دال جو ساکن ہے اس کا تا میں دغام کر دیا عَبَدْتُّمْ ہو گیا۔ یا دونوں حرف دو کلموں میں ہوں جیسے اِذْهَبْ بِّنَا (تو ہمیں لے جا) وَعَصَوْ وَّ كَانُوْا (انھوں نے نافرمانی کی) ان دو مثالوں میں ایک جنس کے دو حرف دو کلموں میں ہیں لہذا پہلی مثال میں پہلا با ساکن ہے اس کا دوسرے با میں ادغام کر دیا اِذْهَبْ بِّنَا ہو گیا۔ اور دوسری مثال میں پہلا واؤ ساکن ہے اس کا دوسرے واؤ میں ادغام کر دیا عَصَوْ وَّ كَانُوْ ہو گیا۔ مگر جب دو حرف ایک جنس کے ہوں اور ان میں پہلا مدہ ہو تو اس کا دوسرے میں ادغام نہیں کریں گے جیسے فِيْ يَوْمٍ اس میں پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام نہیں کیا گیا کیوں کہ پہلا والا حرف مدہ ہے۔

قاعدہ (۲)- اگر دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہو تو پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدَّ (دراز کیا) اور فَرَّ (بھاگا)۔ مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہے لہذا پہلی دال کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کر دیا مَدَّ ہو گیا۔ فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہے لہذا پہلی را کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا فَرَّ ہو گیا۔ مگر اسم میں یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم متحرک العین نہ ہو یعنی عین کلمہ متحرک نہ ہو جیسے: شَرَرٌ (آگ کی چنگاری جو اڑے، واحد شَرَرَةٌ وَشَرَارَةٌ) وَ سُرُرٌ (تخت، تخت شاہی) میں ادغام نہیں کریں گے اگرچہ دونوں حرف متحرک ہیں، ایک کلمہ میں جمع ہیں اور پہلے حرف کا ماقبل

متحرک بھی ہے کیوں کہ اسم کا عین کلمہ را متحرک ہے۔
قاعدہ (۳)- اگر وہ دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینا اور ایک حرف کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے: یَمُدُّ (دراز کرتا ہے) اصل میں یَمْدُدُ تھا دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں واقع ہوئے مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہے تو پہلی دال کی حرکت نقل کرکے میم کو دیدی پھر میم کا میم میں ادغام کردیا یَمُدُّ ہوگیا۔ یَفِرُّ اصل میں یَفْرِرُ تھا دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں واقع ہوئے مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہے تو پہلی را کی حرکت نقل کرکے ماقبل یعنی فا کو دیدی اور را کا را میں ادغام کردیا یَفِرُّ ہوگیا۔ یَعَضُّ (دانت سے کاٹتا ہے) اصل میں یَعْضَضُ تھا، دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں واقع ہوئے مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہے تو پہلے ضاد کی حرکت نقل کرکے ماقبل عین کو دیدی اور پھر پہلے ضاد کا دوسرے ضاد میں ادغام کردیا یَعَضُّ ہوگیا۔ لیکن یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ ملحق نہ ہو لہٰذا اجَلْبَبَ (چادر یا قمیص پہنانا) میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیوں کہ وہ رباعی مجرد سے ملحق ہے۔
قاعدہ (۴)- اگر دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دیے بغیر ادغام کردیں گے جیسے: حَاجَّ (مقامات مقدسہ کی زیارت کی) اصل میں حَاجَجَ تھا دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدہ ہے تو پہلے حرف کی حرکت نقل کیے بغیر جیم کا جیم میں ادغام کردیا حَاجَّ ہوگیا۔ مُوْدَّ (وہ کھینچا گیا، یا ٹال مٹول کیا گیا) اصل میں مُوْدِدَ تھا دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدہ ہے تو پہلے حرف کی حرکت نقل کیے بغیر دال کا دال میں ادغام کردیا مُوْدَّ ہوگیا۔
قاعدہ (۵)- اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کی وجہ سے سکون ہو یا کسی عامل جازم کی وجہ سے جزم ہو تو وہاں تین صورتیں جائز ہوتی ہیں (۱) فتحہ جیسے: فِرَّ (تو بھاگ) (۲) کسرہ جیسے: فِرِّ (۳) فک ادغام (یعنی ادغام نہ کرنا) جیسے: اِفْرِرْ اور اگر حرف اول کا ماقبل مضموم ہو تو ضمہ بھی جائز ہے جیسے: مُدُّ، لَمْ یَمُدُّ تو یہاں پر متجانسین سے پہلے جو حرف ہے وہ مضموم

ہے لہذا ما بعد کو ضمہ دینا بھی جائز ہے۔

ثلاثی مجرد کے ۴۴ مصادر ایک نظر میں

شمار	وزن	مثال	باب	معنٰی
۱	فَعْلٌ	قَتْلٌ	(ن)	قتل کرنا
۲	فَعْلٰی	دَعْوٰی	(ن)	بلانا
۳	فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	(س)	مہربانی کرنا
۴	فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	(ض)	قرض دینے میں تاخیر کرنا
۵	فَعَلَانٌ	جَرَیَانٌ	(ض)	بہنا
۶	فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	(ض)	غلبہ کرنا
۷	فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	(ض)	چوری کرنا
۸	فِعْلٌ	فِسْقٌ	(ن)	نافرمانی کرنا
۹	فِعْلٰی	ذِکْرٰی	(ن)	یاد کرنا
۱۰	فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	(ن)	گمشدہ کو تلاش کرنا
۱۱	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	(ض)	محروم ہونا
۱۲	فُعْلٌ	شُغْلٌ	(ف)	باز رکھنا
۱۳	فُعْلٰی	بُشْرٰی	(ن)	خوش خبری دینا
۱۴	فُعْلَةٌ	کُدْرَةٌ	(س)	میلا ہونا
۱۵	فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	(ض)	بخشنا
۱۶	مَفْعَلَةٌ	مَنْقَبَةٌ	(ن)	تعریف کرنا
۱۷	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	(ن)	اندر آنا
۱۸	فَعَلٌ	طَلَبٌ	(ن)	طلب کرنا

۱۹	فَعْلُوْلَةٌ	قَيْلُوْلَةٌ	(ض)	دوپہر کو سونا
۲۰	فَيْعَلُوْلَةٌ	كَيْنُوْنَةٌ	(ن)	ہونا
۲۱	فَعَالَةٌ	شَهَادَةٌ	(س)	گواہی دینا
۲۲	فَعَالٌ	كَمَالٌ	(ن، ک)	کامل ہونا
۲۳	فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	(س)	ناپسند کرنا
۲۴	مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	(س)	تعریف کرنا
۲۵	مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ	(ض)	واپس ہونا
۲۶	فَعِلٌ	خَنِقٌ	(ن)	گلا گھوٹنا
۲۷	فَعْلُوَّةٌ	جَبْرُوَّةٌ	(ن)	تکبر کرنا
۲۸	فَعِيْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ	(ف)	قطع رحمی کرنا
۲۹	فَعِيْلٌ	وَمِيْضٌ	(ض)	بجلی کا چمکنا
۳۰	فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	(ض)	جھوٹ بولنا
۳۱	مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	(ض)	مالک ہونا
۳۲	مَفْعُوْلٌ	مَكْذُوْبٌ	(ض)	جھوٹ بولنا
۳۳	مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ	(ض)	جھوٹ بولنا
۳۴	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	(س)	قبول کرنا
۳۵	فُعُوْلَةٌ	مُهُوْبَةٌ	(ک)	سرخ ہونا
۳۶	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	(ن)	اندر آنا
۳۷	فِعَلٌ	صِغَرٌ	(ک)	ذلیل ہونا
۳۸	فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	(ض)	جان لینا
۳۹	فِعَالٌ	فِصَالٌ	(ض)	بچے کا دودھ چھڑانا
۴۰	فُعَلٌ	هُدًى	(ض)	راہ دکھانا

۴۱	فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	(ض)	طلب کرنا
۴۲	فُعَالٌ	سُوَالٌ	(ف)	پوچھنا
۴۳	فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	(س)	خواہش کرنا
۴۴	فَعُّوْلَةٌ	جَبُّوْرَةٌ	(ن)	تکبر کرنا

نوٹ: فَيْعَلُوْلَةٌ جیسے كَيْنُوْنَةٌ (ہونا) جو اصل میں كُوْنُوْنَةٌ تھا اس کی مکمل تشریح قاعدہ (۲۴) میں بیان کردی گئی ہے۔

تعارف مترجم ایک نظر میں

(بقلم خود)

نام ونسب: محمد گل ریز بن امیر دولھا بن وزیر خاں۔ **وطن:** مدنا پور، پوسٹ شیش گڑھ، بہیڑی، بریلی شریف یوپی۔ **تاریخ پیدائش:** ۱۰/ نومبر ۱۹۹۰ بروز ہفتہ

جن مدارس میں تعلیم حاصل کی:(۱)-مدرسہ دار العلوم غریب نواز مدنا پور (پرائمری درجات)**(۲)**-مدرسہ اشرف العلوم شیش گڑھ، رام پور (درجۂ حفظ)**(۳)**-مدرسہ عالیہ نعمانیہ غریب نواز شیش گڑھ، رام پور (درجۂ اعدادیہ)**(۴)**-مدرسہ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف (درجۂ اولیٰ، ثانیہ)**(۵)**-مدرسہ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی یوپی (درجۂ ثالثہ، رابعہ)**(۶)**-دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ (خامسہ، سادسہ، سابعہ، فضیلت، تحقیق فی الادب ومشق افتاء)**(۷)**- جامعہ سعدیہ کاسر کوڈ کیرالا (ڈپلومہ عربی ایک سال)

فراغت: دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ یکم جمادی الاخری ۱۴۳۶ھ، مطابق ۲۲/ مارچ ۲۰۱۵ء بروز اتوار

اسناد: (۱) مولوی (۲) عالم (۳) کامل (مدرسہ تعلیمی بورڈ اتر پردیش)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی:(۱)-ایک سالہ کمپیوٹر کورس **(۲)**-عربی ڈپلومہ کورس دو سالہ **(۳)**-اردو ڈپلومہ کورس ایک سالہ **(۴)**-انٹر، ہندی)

تدریسی خدمات: جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم محلہ قریشیان قصبہ بھوج پور، مراد آباد یوپی تا حال۔

شرف بیعت: پیر طریقت رہبر شریعت قاضی القضاۃ فی الھند حضور اختر رضا خاں صاحب قبلہ الملقب بہ تاج الشریعہ بریلی شریف۔

قلمی خدمات(۱)- مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ اول (مطبوع)**(۲)**-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ دوم (مطبوع)**(۳)**-مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ سوم (مطبوع)**(۴)**-مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ اول (مطبوع)**(۵)**- مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ دوم (مطبوع)**(۶)**-مصباح الطالبین ترجمہ منہاج العابدین (غیر مطبوع)**(۷)**-علم صرف کے آسان قواعد (مطبوع) **(۸)**-اہم تراکیب اور ان کا حل (غیر مطبوع)**(۹)**-حیاۃ حافظ الملۃ وخدماتہ، عربی ۱۰۰ صفحات (غیر مطبوع)**(۱۰)**-مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء اول (غیر مطبوع)**(۱۱)**- متفرق مسائل کا مجموعہ (غیر مطبوع)**(۱۲)**-معارف الادب شرح مجانی الادب (مطبوع) اور ان کے علاوہ کچھ کتابوں پر کام جاری ہے۔

محمد گل ریز رضا مصباحی مدنا پوری بریلی شریف یوپی

Mob: 8057889427,9458201735